عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد ۶ ۔ شمارہ ۳۶

هجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکریوں کے عقائد پر ایک نظر

خطیبِ پاکستان
مولانا قاضی احسان احمد
شجاع آبادیؒ

بھکر شہر میں قادیانیوں کا
منصوبہ ناکام ہوگیا

مرزا قادیانی کی
غلط پیشگوئیاں

مغربی استعمار کی گرتی ہوئی دیوار کو
ایک اور دھکا لگانے کی ضرورت ہے

دفترِ مرکزیہ ملتان میں

پندرہ روزہ

سالانہ ردِّ قادیانیت کورس

مورخہ ۱۵ تا ۳۰ شعبان المبارک ۱۴۰۸ھ بمطابق ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء

- آج سے چالیس سال قبل سالانہ کورس "ردقادیانیت" آپکے بزرگوں نے شروع کیا تھا
- جو آج بھی نہ صرف کامیابی سے جاری ہے بلکہ اِس وقت دنیا بھر میں ردقادیانیت پہ کام کرنے والے مبلغین و بزرگ اکثر و بیشتر اسی "دارالمبلغین" کے تربیت یافتہ ہیں۔
- اِس سال حسن اتفاق کہ کورس کی تاریخوں میں سکولوں کالجوں میں سرکاری تعطیلات ہوں گی۔
- "ردقادنیت کورس" میں شرکاء حضرات کو لیکچر دینے کے لیے ممتاز علماء و مفکرین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں
- اِس کورس میں شرکت سے آپ میں "ختم نبوت" کے محاذ پر کام کا نیا ولولہ و سلیقہ پیدا ہوگا۔
- کورس میں شرکت کے خواہشمند علماء، دینی مدارس کے منتہی طلباء، سکولز و کالجز کے سٹوڈنٹس سادہ کاغذ پر آج ہی درخواستیں معہ مکمل کوائف بھجوائیں۔
- اِس سال کورس میں شریک علماء کرام جو اچھے نمبروں پر پاس ہوں گے، ان کی ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغ اسلام کے لئے "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" خدمات حاصل کرے گی۔
- آج سے ہی تمام جماعتی حضرات اِس کورس میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ احباب کو آمادہ کریں۔
- خورد و نوش، رہائش، کاغذ و دیگر ضروریات کی سہولت دفتر کی طرف سے حاصل ہوگی۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

آپ کا مخلص

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان (پاکستان)

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶	یکم تا ۷ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ فروری ۱۹۸۸ء	شمارہ نمبر ۳۶

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ - ۱۰۰/- روپے ——— ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی - ۳۰/- روپے ——— فی پرچہ - ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے

افریقہ ——— ۳۷۵ روپے

یورپ ——— ۳۷۵ روپے

ایشیا ——— ۳۷۵ روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود دادا ذولیوسف صاحب ——— برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر/گھوٹکی ——— حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ ——— غلام حسین

ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی

پشاور ——— مولانا نور الحق نور

لاہور ——— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد

لیہ ——— حافظ خلیل احمد کرد

ڈیرہ اسماعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد

ملتان ——— عطاء الرحمان

سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد سندھ ——— نذیر احمد بلوچ

گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———

امریکہ ——— چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد

دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف مجاہد • ایڈمنٹن ——— طاہر رشید

ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد

لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمد یوسف مظاہری

بارباڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ——— طابع: سید شاہد حسن ——— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: ۲۰/۱ – سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ذکر کی فضیلت

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ؕ (کہف رکوع ۴)

ان لوگوں کے ساتھ اپنے آپ کو تھام لو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسکی رضامندی چاہتے ہیں ان سے تمہاری آنکھیں نہ پھرنے پائیں۔

صبح کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (ترجمہ) اے اللہ تیری ہی قدرت سے ہم نے صبح کی اور تیری ہی قدرت سے ہم نے شام گذاری اور تیری ہی قدرت سے ہم زندہ رہتے اور تیری ہی قدرت سے ہم مرتے ہیں اور مرنے کے بعد تیری ہی طرف جانا ہے۔ اور شام کرتے فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ (ترجمہ) اے اللہ تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور تیری ہی قدرت سے ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری ہی قدرت سے ہم مرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہے (ابوداؤد [illegible])

جوش ایمانی

راجہ گوالیار کے یہاں فوجی داڑھی منڈائیں یا نہ منڈائیں ایسا کوئی قانون نہ تھا ایک فوجی نوجوان داڑھی منڈایا کرتا تھا جسے سب برا بھلا کہتے کہ داڑھی منڈاتا ہے۔ وہ جواب میں کہتا میں گناہ کرتا ہوں اللہ معاف کردے گا اتفاق سے راجہ صاحب نے فوج میں داڑھی نہ رکھنے کا حکم جاری کردیا جو لوگ اس نوجوان کو تبلیغ کرنے والے تھے سب نے داڑھیاں منڈا دیں اور اس نوجوان سے کہا لو میاں جیسا تم چاہتے تھے وہی ہوگیا کہ اب کوئی فوجی داڑھی نہیں رکھ سکتا اس لئے ہم نے منڈا دیں اس پر وہ شخص جواب دیتا ہے کہ "اب تک تو جو داڑھی منڈائی اور خدا کی نافرمانی کی وہ اپنے نفس کے کہنے سے کی مگر اب ایک نافرمان کا حکم ہے تو اب منڈانا بے غیرتی ہے" اسے کہا گیا کہ نوکری سے برخاست کردیے جاؤ گے نوجوان نے کہا "اللہ رازق ہے وہ کہیں اور سے دیں گے"۔ یہ ہے قوت ایمانیہ، جوش اسلامی اور غیرت اسلامی۔

مغربی استعمار کی دیوار کو ایک اور دھکا لگانے کی ضرورت ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کچھ عرصہ سے قادیانی مصنوعات، قادیانی اداروں، قادیانی دکانوں کے بائیکاٹ کی مہم شروع کی ہوئی ہے۔ نیز اسکولوں اور کالجوں میں قادیانی اساتذہ سے اسلامیات کے مضمون کا بائیکاٹ کرنے کی تحریک بھی شروع کی ہے۔ الحمدللہ اس تحریک کے اثرات انتہائی حوصلہ افزا برآمد ہوئے ہیں۔ شیزان جو قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے، اس کا بہت سے شہروں میں مکمل بائیکاٹ ہے۔ بعض مقامات پر مسلمانوں نے اتنی غیرت ایمانی کا ثبوت دیا ہے کہ اس مشروب ساز فیکٹری کی مصنوعات کو سرعام توڑ پھوڑ دیا گیا۔ بعض مقامات پر گاڑیوں کا تعاقب کر کے وہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔

اب موسم سرما کے ختم اور موسم گرما کی آمد آمد کے ساتھ ہی قادیانی از سر نو متحرک ہوتے نظر آتے ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بھی تازہ دم ہو کر ان کا تعاقب کریں اور انہیں بتا دیں کہ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گستاخوں یعنی قادیانی زندیقوں کو اس پاک سرزمین پر برداشت نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں ہمارا مشورہ ہے کہ ایسے دکاندار جو اب بھی قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان کی مصنوعات رکھے ہوئے ہیں انہیں علماء حضرات کی قیادت میں ایک وفد کی صورت میں ملا جائے اور ان کو قادیانی گمراہ کن عقائد سے آگاہ کیا جائے۔

۲ اگر آپ کے شہر میں کوئی قادیانی دکاندار ہے تو اس کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اس سے سودا نہ لیں اور نہ ہی تعلقات رکھیں۔

۳ مقامی اسکول یا کالج میں اگر قادیانی استاد یا پروفیسر ہو اور وہ خاص طور پر اسلامیات کا مضمون پڑھاتا ہو تو اس سے اسکول اور کالج کے طلباء کو آگاہ کیا جائے اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ اول تو قادیانی استاد یا پروفیسر کا بائیکاٹ کریں ورنہ کم از کم اگر ان کے ذمہ اسلامیات کا مضمون ہو تو اس کا ایسا بائیکاٹ کریں کہ وہ اس اسکول یا کالج سے بھاگنے پر مجبور ہو جائے۔

ہمیں پوری دنیا سے ایسی اطلاعات مل رہی ہیں کہ قادیانیت ذلیل و رسوا ہو رہی ہے۔ انگلستان جو اس فتنہ کا بانی ہے وہاں کے مسلمان قادیانیوں کے خلاف اٹھ چکے ہیں اور قادیانی سمٹ سمٹا کر اپنے نئے قائم کردہ مرکز میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ ان کا پیشوا جو مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہے سنگینوں اور بندوقوں کے سائے میں رہنے لگا ہے۔ ایسی صورت میں ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان جہاں اس فتنہ کا مرکز ہے وہاں کے مسلمان بھی تازہ دم ہو کر مغربی استعمار کی اس گرتی ہوئی دیوار کو ایسا زبردست دھکا دیں کہ اس کا نام و نشان تک پاکستان سے مٹ جائے۔

قادیانی فتنہ سے پہلے بہت سے فتنے اٹھے، ایسے فتنے بھی تھے جنہیں قادیانیوں کی طرح بہت زیادہ فروغ حاصل ہوا لیکن آج ان فتنوں کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ ایسا صرف اس لیے ہوا کہ مسلمان بیدار تھے اور ان کی غیرت ایمانی زندہ تھی۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گستاخ قادیانی ختم ہو جائیں اور ہم روز محشر حضرت تاجدار ختم نبوت کے حضور سرخروئی حاصل کریں تو ہمیں غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے ان کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرنا ہوگا۔

اب یہ فتنہ آخری ہچکیاں لے رہا ہے بس صرف ایک ضرب کی ضرورت ہے۔

صلۂ رحمی

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

مقدرات کا مسئلہ اپنی جگہ پر اٹل ہے لیکن اس دنیا کو اللہ جل شانہ نے دارالاسباب بنایا ہے اور ہر چیز کے لیے ظاہری یا باطنی سبب پیدا کیا۔ اگر کسی کے بیمار کے لیے حکیم ڈاکٹر وغیرہ کے لیے ایک ایک منٹ میں آدمی دوڑ سکتا ہے کہ شاید اس دوا سے فائدہ ہو، اس دوا سے فائدہ ہو۔ کیوں، تاکہ عمر باقی رہے۔ حالانکہ وہ ایک متعینہ اور مقررہ چیز ہے پھر کوئی وجہ نہیں ہے بقاء عمر اس سے زیادہ جدوجہد صلۂ رحمی میں نہ کی جائے۔ اس لیے کہ اس کا بقاء اور طول عمر کے لیے سبب ہونا یقینی ہے اور ایسے حکیم کا ارشاد ہے جس کے نسخہ میں کبھی غلطی نہ ہوئی ہو۔ اور ان معمولی حکیم ڈاکٹروں کے نسخوں اور تشخیص میں غلطی کے سینکڑوں احتمالات ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جو اوپر گذرا، مختلف احادیث میں مختلف عنوانات سے وارد ہوا ہے اس لیے اس میں تردد نہیں۔ ایک حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ جو شخص ایک بات کا ذمہ لے لے میں اس کے لیے چار باتوں کا ذمہ لیتا ہوں۔ جو شخص صلۂ رحمی کرے اس کی عمر دراز ہوتی ہے، اعزہ اس سے محبت کرتے ہیں، رزق میں اس کے وسعت ہوتی ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے (کنز) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تین باتیں بالکل حق (اور سچی) ہیں (نمبر ۱) جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ چشم پوشی کرے، اس کی عزت بڑھتی ہے۔ نمبر ۲: جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرے، اس کے مال میں کمی ہوتی ہے نمبر ۳: جو شخص عطا اور صلۂ رحمی کا دروازہ کھول دے اس کے مال میں کثرت ہوتی ہے (در منثور) فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں کہ صلۂ رحمی میں دس چیزیں قابل مدح ہیں۔ اول یہ کہ اس میں اللہ جل شانہ عم نوالہٗ کی رضا و خوشنودی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم صلۂ رحمی کا ہے۔ دوسرے رشتہ داروں پر مسرت پیدا کرنا ہے اور حضور پاک کا ارشاد ہے کہ افضل ترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے۔ تیسرے، اس سے فرشتوں کو بھی مسرت ہوتی ہے۔ چوتھے، مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی مدح اور تعریف ہوتی ہے۔ پانچویں، اس سے شیطان علیہ اللعنۃ کو اس سے بڑا رنج و غم ہوتا ہے۔ چھٹے، اس کی وجہ سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ ساتویں، رزق میں برکت ہوتی ہے، آٹھویں، مُردوں کو اس سے مسرت ہوتی ہے کہ باپ دادا جن کا انتقال ہو گیا، ان کو جب اس کی خبر ہوتی ہے تو ان کو بڑی خوشی اس سے ہوتی ہے۔ نویں: آپس کے تعلقات میں اس سے قوت ہوتی ہے، جب تم کسی کی مدد کرو گے، اس پر احسان کرو گے تمہاری ضرورت اور مشقت کے وقت میں وہ دل سے تمہاری اعانت کا خواہش مند ہوگا۔ دسویں: مرنے کے بعد تمہیں ثواب ملتا رہے گا کہ جس کی بھی تم مدد کرو گے تمہارے مرنے کے بعد وہ ہمیشہ تمہیں یاد کر کے دعائے خیر کرتا رہے گا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن رحمٰن کے عرش کے سایہ میں تین قسم کے آدمی ہوں گے۔ ایک صلۂ رحمی کرنے والا، کہ اس کے لیے دنیا میں بھی اس کی عمر بڑھا دی جاتی ہے، رزق میں بھی وسعت کی جاتی ہے اور اس کی قبر میں بھی وسعت کر دی جاتی ہے۔ دوسری وہ عورت جس کا خاوند مرگیا ہو اور وہ چھوٹی اولاد کی پرورش کے خاطر ان کے جوان ہونے تک نکاح نہ کرے، تاکہ ان کی پرورش میں مشکلات پیدا نہ ہوں، تیسرے وہ شخص جو کھانا تیار کرے اور یتامیٰ مساکین کی دعوت کرے۔

حضرت حسنؓ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ دو قدم اللہ کے یہاں بہت محبوب ہیں، ایک وہ قدم جو فرض نماز ادا کرنے کے لیے اٹھا ہو، دوسرا وہ قدم جو کسی محرم کی ملاقات کے لیے اٹھا ہو۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جن پر دوام اور استقلال سے اللہ جل شانہ کے یہاں ایسی نیکیاں ملتی ہیں جیسے کہ اونچے اونچے پہاڑ اور ان کی وجہ سے رزق میں بھی وسعت ہوتی ہے۔

ایک صدقہ کی مداومت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ دوسرے صلۂ رحمی پر مداومت چاہے قلیل ہو یا کثیر، تیسرے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ چوتھے ہمیشہ باوضو رہنا۔ پانچویں والدین کی فرمانبرداری پر مداومت کرنا (تنبیہ الغافلین)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس عمل کا ثواب اور بدلہ سب سے جلدی ملتا ہے وہ صلۂ رحمی ہے۔ بعض آدمی گنہگار ہوتے ہیں لیکن صلۂ رحمی کی وجہ سے ان کے مالوں میں بھی برکت ہوتی ہے اور ان کی اولاد میں بھی (احیاء) ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ طریقہ کے موافق کرنا اور معروف (بھلائی) کا اختیار کرنا، والدین کے ساتھ احسان کرنا اور صلۂ رحمی کرنا، آدمی کو بدبختی سے نیک بختی کی طرف پھیر دیتا ہے، عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بری موت سے حفاظت ہے (کنز)

عمر میں اور رزق میں زیادتی جتنی کثرت سے روایات میں ذکر کی گئی ہے اس کا نمونہ معلوم ہو گیا، اور یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن پر ہر شخص مرتا ہے اور دنیا کی ساری کوششیں انہی دو چیزوں کی خاطر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے بہت سہل تدبیر بتادی کہ صلۂ رحمی کیا کرے، دونوں تمنائیں حاصل ہوں گی۔ اگر حضورؐ کے ارشاد کے حق ہونے پر یقین ہے تو پھر عمر اور رزق کی زیادتی کے خواہشمندوں کو اس نسخہ پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنا چاہیے اور جو خیر ہو اقرباء پر خرچ کرنا چاہیے کہ رزق میں زیادتی کے وعدہ سے اس کا بدل بھی ملے گا اور عمر میں اضافہ مفت کا ہے۔

ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

میرے آقا و مولیٰ، سرتاج انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل تیرہ سال مکہ مکرمہ میں خدا کی توحید کا پیغام پہنچایا ادھر مشرکین مکہ کا پیمانہ بھی لبریز ہو چکا تھا، جوں جوں آپ خدا کی توحید کا ڈنکا بجاتے، مشرکین سیخ پا ہو جاتے، کبھی نبی کریمؐ کو لالچ، کبھی دھمکی دیتے، ایذا پہنچاتے، بالآخر ایک قبائل عرب کی مشترکہ اور بھرپور میٹنگ طلب کی، اس اجلاس میں شیطان بھی ایک بوڑھے نجدی کی شکل میں شریک ہوا، دار الندوۃ میں یہ خفیہ اجلاس ہوا۔ اس اہم اجلاس میں قریش کے مشہور سردار اور صاحب مشورہ شریک ہوئے۔ بنو عبد شمس، شیبہ، عتبہ، فرزندان ربیعہ اور ابوسفیان بن حرب، بنی نوفل سے طعیمہ بن عدی، جبیر بن مطعم، حارث بن عامر، بنی عبدالدار سے نضر بن حارث بن کلاہ، بنی اسد سے ابوالبختری بن ہشام، زمعہ بن اسود، حکیم بن حزام، بنو مخزوم سے، ابوجہل عمرو بن ہشام، بنی سہم سے نبیہ و منبہ، فرزندان حجاج بن جمیح، بنی جمح سے امیہ بن خلف ..... اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی، ایک نے کہا: دیکھو محمدؐ ہماری مخالفت کے باوجود دن بدن طاقت پکڑ رہا ہے، ایسا نہ ہو کہ اتنی طاقت جمع کرے کہ ہم اس کا مقابلہ نہ کر سکیں اور یہ عرب پر چھا جائے ابھی سے کوئی حل نکالا جائے تاکہ ہم اس کی قوت کو کچل دیں۔ ایک اور ملعون نے تجویز پیش کی کہ محمدؐ کو بیڑیاں پہنا کر گلے میں طوق ڈال کر مکان میں بند کر دیا جائے، بھوکا پیاسا زہیر اور نابغہ شاعروں کی طرح موت کا مزہ چکھ لے، ابوجہل نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ اگر محمدؐ کے صحابہ کو پتہ چل گیا تو وہ چھڑا کر لے جائیں گے اور پھر تمہاری خیر نہ ہوگی، ایک اور مشرک بولا: ایک سرکش اونٹ پر بٹھا کر اونٹ کو ہانک دیا جائے، ہماری بلا سے جہاں چاہے چلا جائے ہمیں کیا، ابوجہل نے یہ تجویز بھی رد کر دی اور کہنے لگا تمہیں پتہ نہیں کہ محمدؐ کتنے شیریں مقال ہیں جہاں بھی جائیں گے، آپ کی باتیں سن کر لوگ بیعت کر لیں گے اور یہ موقع حاصل کر کے تم پر غلبہ حاصل کر کے تم پر غلبہ پا لیں گے ابوجہل جو صدر مجلس تھا کہنے لگا، میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے، جس کا گذر تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام قبائل عرب سے ایک نوجوان چھانٹ لیں جو بہادر اور ماہر شمشیر زن ہوں وہ سب مل کر مناسب وقت میں حملہ کر دیں، قصہ پاک کر دیں، اس طرح بنو ہاشم نہ تو تمام قبائل سے مقابلہ کر سکیں گے، نہ انتقام لے سکیں گے البتہ اگر فدیہ لینا چاہا تو ہم مشترکہ طور پر ادا کر دیں گے، یہ تجویز سن کر سب مشرک خوشی سے اچھل پڑے کہ سبحان اللہ ابوالحکم نے کیا تجویز پیش کی ہے، یہ تجویز بالاتفاق پاس ہو گئی، ہر ایک ابوجہل کو داد و تحسین دے رہا تھا اور آفرین کے ڈونگرے برسا رہا تھا، اجلاس برخاست ہو گیا، وہ تو اپنے اس اقدام پر نازاں و خوش تھے کہ دیکھیں گے محمدؐ کس طرح بچتا ہے اور ان کو یہ یقین تھا کہ یہ راز محمدؐ پر نہیں کھل سکتا تاوقتیکہ ہم اس کو جتا دیں۔ ادھر رب محمدؐ نے محمدؐ کو اطلاع دی اور حکم دیا کہ آج رات اپنے گھر میں نہ سوئیں اور ہجرت کی تیاری کریں۔ مشرکین مکہ کے ایک سو بہادر نوجوان شمشیر زن اور جنگجو آتے ہیں۔ رات کو دوسرے پہر بیت نبوی کا محاصرہ کر لیتے ہیں جو تلواروں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح تھے، مکان میں نبی کریمؐ اپنے چچیرے بھائی حضرت علیؓ کے ساتھ موجود ہیں اور مکان سے مشرکین کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ یہ تو کثیر تعداد میں ہیں، اب کیا ہوگا۔ حضورؐ فرماتے ہیں، فکر نہ کرو یہ انہیں کی امانتیں ہیں جو میرے خون کے پیاسے ہیں، یہ امانتیں ادا کر کے میرے پاس چلے آنا تاکہ یہ نہ کہہ سکیں کہ محمدؐ جاتے وقت ہماری امانتیں لے گیا ہے، انبیاء کا کردار ایسا ہی پاکیزہ ہوتا ہے، نبی خائن نہیں ہوتے، جو خائن ہوں وہ نبی نہیں ہوتے۔ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کیلئے چندہ لیا اور وعدہ کیا کہ میں پچاس جلدیں لکھوں گا۔ صرف پانچ جلدیں لکھ کر کتاب بند کر دی۔ مریدین نے کہا حضرت آپ نے تو وعدہ پچاس جلدوں کا کیا تھا، پانچ پر اکتفا کیوں؟ مرزا صاحب نے کہا کیا ہوا پچاس اور پانچ میں صرف نکتے (صفر) کا فرق ہے، تم ان کو پچاس ہی سمجھو کیسی نرالی توجیہ ہے۔ مرزا صاحب باقی رقم شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے، ہاں تو میں آقائے مدنی کے کردار کی بات کر رہا تھا کہ مشرکین آپؐ کے خون سے ہاتھ رنگنے کے لئے تیار ہیں اور آپ کو ان کی امانتوں کی فکر ہے، آپ نے حجرے شریف کا جائزہ لیا، اللہ کا حکم ہے کہ آپ نکل جائیے اور مکان کا سخت محاصرہ جاری ہے، رب جلیل نے کہا: آپ فکر نہ کریں، ایک مشت مٹی کی اٹھا کر پھینکنا آپ کا کام ہے، ان سب کی آنکھوں میں دھول جھونکنا میرا کام ہے، آپ نے شاہت الوجوہ کہہ کر مٹی ان کی طرف پھینکی ہے، اللہ نے وہ مٹی چاروں طرف بکھیر کر ان کی آنکھوں میں پہنچا دی۔ وہ آنکھیں ملتے رہے اور آپ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے نکل گئے۔ اللہ خود فرماتے ہیں، وہ مٹی آپ نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی جبکہ دشمنوں کی آنکھوں میں اس نے جھونک دی اور آپ سیدھے سیدنا صدیق اکبرؓ کے گھر میں پہنچے، عرض کی آقا! اس وقت کیسے قدم رنجہ فرمایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے فرمایا صدیق! مجھے اللہ نے ہجرت کی اجازت دے دی ہے، میں ہجرت کے ارادے سے آیا ہوں۔ صدیق اکبرؓ عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ مجھے بھی ہمرکابی کا شرف ملے گا؟ فرمایا: ہاں! اللہ نے میری رفاقت کے لئے تمہارا ہی انتخاب کیا ہے، تم تیار ہو جاؤ۔ اللہ اللہ لوٹنے کی جا ہے سب ہجرت کے انوار و برکات لوٹنے کا موقع صدیق اکبرؓ کو ہی ملتا ہے۔ بقول شاعر ؎

زمیں و آسماں کروٹ بدلتے ہیں پئے ہجرت
مدینے کا ارادہ کر کے چلتے ہیں پئے ہجرت

رسول اللہ مکہ سے نکلتے ہیں پئے ہجرت
رفاقت کے لئے صدیق اکبر یاد آتے ہیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے یارِ غار کو لے کر رات کی تاریکی میں مکہ مکرمہ سے نکل جاتے ہیں، پیدل چل رہے ہیں۔ چلتے چلتے صدیق اکبرؓ کبھی حضورؐ سے آگے نکل جاتے ہیں اور کبھی پیچھے آجاتے ہیں، چند بار جب ابوبکر صدیقؓ نے ایسا کیا تو آقا نے پوچھا صدیق اکبر! کیا ماجرا ہے؟ کبھی مجھ سے آگے نکل جاتے ہو اور کبھی پیچھے آجاتے ہو۔ تو حضرت صدیق اکبرؓ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کوئی دشمن راستہ میں گھات لگا کر بیٹھا ہو تو میں آگے آجاتا ہوں اور کبھی خیال آتا ہے کہ کوئی پیچھے سے حملہ نہ کر دے تو پیچھے چلا آتا ہوں تاکہ آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ یہ سن کر آپ نے صدیقؓ کو دعا سے نوازا، جب کوہ ثور پر چڑھنے لگے تو رات کا پچھلا پہر ہے، تاریکی چھائی ہوئی ہے، انتہائی دشوار گذار راستہ ہے، حضرت صدیق اکبرؓ نے جب دیکھا کہ آپ کو چڑھائی چڑھنے میں دقت پیش آرہی ہے، تو یارِ غار کو اٹھایا، کاندھوں پر بٹھایا اور غار تک پہنچایا۔ کوہ ثور کی چوٹی پر غار ثور واقع ہے، جس کی بلندی ۵۰۰ سو فٹ سے بھی زیادہ ہے۔ کوہ ثور مکہ کے جنوب میں اور کعبۃ اللہ سے کوئی چھ میل کے فاصلے پر یمن جانے والے قدیم راستے سے ہٹ کر واقع ہے اور آج بھی وہاں پہنچنا دشوار ہے، تین گھنٹے سے زائد وقت صرف ہوتا ہے۔ جب غار پر پہنچے حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی، یا رسول اللہؐ آپ باہر ہی ٹھہریں، میں غار صاف کر دوں، اگر کوئی موذی چیز ہو تو مجھے ایذا دے اگر آپ کو خدانخواستہ کوئی نقصان پہنچا تو ہم پر قیامت آجائے گی، غار صاف کر کے عرض کی آپ اندر تشریف لے آئیں۔ آپ غار میں داخل ہو گئے، تین دن تک یہ سورج اور چاند غار میں روپوش ہو گئے، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ دن کو کھانا لاتے، بکریاں لے آتے، آپ دودھ نوش فرماتے اور دن بھر کی مشرکین کی حرکات کی رپورٹ سنا دیتے۔ غار میں نبی کریم آرام فرما ہیں، سر مبارک آپ کا صدیق اکبرؓ کی گود میں ہے کہ اچانک ایک سانپ نے ابوبکر صدیقؓ کو ڈس لیا۔ لیکن صدیقؓ کی استقامت پر قربان جائیں کہ ذرا بھی حرکت نہ کی کہ آقا کی نیند میں خلل نہ آجائے اور جب شدتِ تکلیف سے آنسو بہہ نکلے تو ایک آنسو نبی کریمؐ کے مبارک رخسار پر گرا، آپ بیدار ہو گئے اور فرمایا صدیق! یہ رونا کیسا ہے؟ عرض کی! آقا مجھے تو ایک موذی سانپ نے ڈس لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں ہے، ذرا وہ جگہ تو بتاؤ صدیق اکبر نے عرض کیا: یہاں ــ آپ نے اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ فی الفور شفایاب ہو گئے اور تمام تکلیف جاتی رہی، حضرت صدیق اکبرؓ نے غار ثور میں تین دن آپ کی خدمت کی، رحمتوں اور برکات کا مشاہدہ کیا۔ صحابہ کرام حضرت صدیق اکبرؓ پر رشک کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے تھے کہ اگر صدیق اکبر میری زندگی کی تمام نیکیاں لے لیں اور صرف غار ثور کے تین دن اور قتال مرتدین کے کارنامے کا ثواب مجھے دیدیں تو یقیناً میں ہی نفع میں رہوں گا۔ ہجرت کے لئے حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب ہی خالق کائنات نے فرمایا، وہ دلوں کے بھید کو جاننے والا ہے

بقولِ شاعر ؎

نہیں ملتے انہیں غمِ تنہائی نہیں ملتے
شبِ ہجرت رفیقِ راہ جانی نہیں ملتے
خدا ملتا ہے لیکن ایسے شیدائی نہیں ملتے

یہیں حالاتِ غار ثور اکثر یاد آتے ہیں

تین دن بعد یہ مختصر سا قافلہ غار ثور سے روانہ ہوا ایک اونٹنی پر حضرت صدیق اکبرؓ اور نبی کریمؐ سوار ہیں جبکہ دوسری پر عامر بن فہیرہ جو حضرت صدیق اکبرؓ کے غلام تھے اور عبداللہ بن اریقط جن کو رستہ کی رہبری کے لئے رقم دے کر ساتھ رکھا گیا تھا، سوار ہیں۔۔۔۔ اور مدینہ کی طرف عام راستہ چھوڑ کر ساحل سمندر کی راہ اختیار کی، جب حضورؐ رابغ کے قافلے اور ساحل جدہ کے درمیانی رستے سے گذر رہے تھے تو دیکھا سراقہ بن مالک بن جعشم انعام کے لالچ میں آپؐ کا تعاقب کرتے ہوئے قریب ہی پہنچنے والا تھا کیونکہ آپؐ کے روپوش ہونے کے بعد ابوجہل نے انعام مقرر کیا تھا جو شخص آپؐ کو زندہ یا مردہ لائے گا ایک سو اونٹ انعام میں پائے گا۔ سراقہ خوش تھے کہ میں یہ انعام لوں گا۔ ہاتھ میں نیزہ، جسم پر ہتھیار سجائے ہوئے اپنی تیز رفتار گھوڑی پر قریب آپہنچے۔ آپؐ نے بارگاہ قدس میں التجا کی ــ اے مالک ہمیں اس کے شر سے محفوظ فرما۔ یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ سراقہ کی گھوڑی زمین میں دھنس گئی، سراقہ گھوڑی سے اترے، اس کو ڈانٹا، تیر نکال کر فال نکالنا چاہی جواب خلاف توقع نکلا، دوبارہ تعاقب شروع کیا پھر گھوڑی کو ٹھوکر لگی اور پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آپؐ تلاوت میں مشغول تھے۔ اور فرمایا: سراقہ میں دیکھ رہا ہوں جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے حالانکہ اس وقت تم ہمارا تعاقب کر رہے ہو، چنانچہ سراقہ بن مالک نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول مجھے امان دیدیجئے۔ آپؐ نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا: تم اس کو امان لکھ دو، انہوں نے امان لکھ دی، اور حضرت سراقہ بن مالک مکہ پہنچے، راستہ میں جو بھی آپؐ کا تعاقب کرنے والا ملتا کہتے ادھر کوئی نہیں ہیں ــ دور دور سے ہو کر آیا ہوں اور واپس کرتے جاتے اور سیدنا فاروق اعظمؓ کے دورِ خلافت میں جب ایران فتح ہوا تو کسریٰ کے سونے کے کنگن حضرت فاروق اعظم نے خصوصیت سے منگوا کر حضرت سراقہ بن مالک کو مسجد نبوی میں بلا کر صحابہ کرامؓ کے سامنے پہنائے۔ وہ عجیب منظر تھا۔ اور یوں حضور اکرمؐ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ یہ سراقہ بن مالکؓ کی خصوصیت تھی، ورنہ سونے کے زیورات مردوں کے لئے حضور اکرمؐ نے حرام قرار دئے ہیں۔ پھر آپؐ کا گذر ام معبد کے خیمے پر ہوا اور ام معبد کی ایک لاغر سی اور معذور بکری جو خشک تھی اور دودھ بالکل نہ تھا لیکن جب آپ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو اتنا دودھ اتر آیا کہ تمام قبیلے والوں نے اور ام معبد کے گھر والوں نے پیا، پھر بھی بچ گیا ــ

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔۔

حیاتِ طیبہ

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

ساجد الرحمان اکمل، جنڈانوالہ کلاں

ولادت باسعادت: ۹/۱۲ ربیع الاول سنہ ۱، ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز پیر واقعہ فیل کے ۵۰ دن بعد، موسم بہار، صبح صادق کے وقت۔

سب سے پہلا شیر: والدہ محترمہ حضرت آمنہ (تین دن)

دوسرا شیر: حضرت ثویبہ (ایک ہفتہ)

تیسرا شیر: حضرت حلیمہ سعدیہ (ایک ہفتہ کی عمر)

والدہ کے پاس واپسی: ۵۷۶ء بعمر ۵ سال۔

پہلا سفر: مدینہ کی جانب ۵۷۷ء بعمر ۶ سال

والدہ ماجدہ کا انتقال: مدینہ سے ۲۳ میل مکہ کی طرف (جنوب کی طرف) ۵۷۶-۵۷۷ء بمقام ابواء

ابواء سے واپسی: برکت بن ثعلبہ المعروف ام ایمن کے ہمراہ۔

دادا کی وفات: حضرت عبدالمطلب کی وفات ۵۷۹ء بعمر ۸ سال۔

پہلا تجارتی سفر: ۵۸۳ء بعمر ۱۲ سال ملک شام کی طرف چچا ابو طالب کے ہمراہ۔

حلف الفضول میں شرکت: ۵۸۶ء بعمر ۱۵، ۱۶ سال۔

پہلا نکاح: حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے ۵۹۶ء بعمر ۲۵ سال۔

صادق و امین کے القاب: ۶۰۱ء بعمر ۳۰ سال اہل مکہ کی طرف سے۔

آثار: غیبی اسرار و رموز کا ظہور ۶۰۳ء بعمر ۳۳ سال

ثالثی: نصیب حجر اسود کی ثالثی ۶۰۵ء بعمر ۳۵ سال

رغبت قبل از نبوت: ۶۰۷ء بعمر ۳۷ سال عبادت و ریاضت اور "تحنث" (مخصوص عبادات ابراہیمی) کی انتہائی رغبت۔

بعثت نبوت: ۹ ربیع الاول ۴۱ ولادت ۶۱۱ء بروز پیر۔ بعمر ۴۰ سال، ۱۱ دن۔

فرضیت نماز فجر و عصر: سنہ ۱ نبوت ۶۱۱ء نماز فجر و عصر دو رکعت۔

آغاز نزول قرآن مجید: ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱ نبوت ۱۷ اگست ۶۱۱ء بروز جمعرات۔

پہلی اسلامی یونیورسٹی: دار ارقم، دامن کوہ صفا۔

چالیس مسلمان: سنہ ۳ نبوت ۶۱۳ء بعمر ۴۳ سال

ہجرت حبشہ اول: رجب ۵ نبوت ۶۱۵ء بعمر ۴۵ سال

کفار مکہ کا بائیکاٹ: آغاز یکم محرم الحرام ۷ نبوت ۶۱۷ء بعمر ۴۷ سال۔

عام الحزن و خاتمہ بائیکاٹ: ۱۰ نبوت ۶۲۰ء بعمر ۵۰ سال، حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو طالب کی وفات اور معاشرتی بائیکاٹ کا خاتمہ۔

واقعہ معراج شریف: ۲۷ رجب ۱۰ نبوت ۶۲۰ء بعمر ۵۰ سال، معراج اور فرضیت نماز پنجگانہ۔

بیعت عقبہ اولیٰ: ذی الحج ۱۲ نبوت ۶۲۲ء۔

بیعت عقبہ ثانی: ۱۳ نبوت ۶۲۲ء

ہجرت مدینہ: داخلہ غار ثور ۲۷ صفر ۱۳ نبوت ۱۲ ستمبر ۶۲۲ء۔

قبا میں تشریف آوری: ۸ ربیع الاول ۱۳ نبوت ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء

داخلہ مدینہ منورہ: ۱۲ ربیع الاول ۱۳ نبوت ۲۴ ستمبر ۶۲۲ء بروز سوموار۔ جمعہ کا حکم بھی اسی دن حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان پر آیا۔

بنیاد مسجد نبویؐ: ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱ھ ۳ اکتوبر ۶۲۲ء

حکم تحویل قبلہ: ۱۵ شعبان ۲ ہجری بروز ہفتہ ۶۲۴ء

فرضیت روزہ جہاد زکوٰۃ: یکم رمضان المبارک ۲ھ ۶۲۴ء

پہلی نماز عید الفطر: یکم شوال ۲ ہجری ۶۲۴ء۔

غزوہ بدر: ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری ۶۲۴ء

غزوہ احد: ۶ شوال ۳ ہجری، ۲۳ مارچ ۶۲۵ء

غزوہ خندق: ۸ ذی قعدہ ۵ھ، اپریل ۶۲۷ء بعمر ۵۸ سال۔

زنا، تہمت اور پردے کا حکم: ۵ ہجری ۶۲۷ء بعمر ۵۸ سال

صلح حدیبیہ: ذی قعدہ ۶ ہجری ۶۲۸ء بعمر ۵۹ سال۔

فتح مکہ: ۲۰ رمضان المبارک ۸ ہجری، جنوری ۶۳۰ء بعمر ۶۱ سال۔

اسلامی حکومت کا قیام اور سیاسی انتظامات: رمضان المبارک ۸ ہجری جنوری ۶۳۰ء بعمر ۶۱ سال۔ مختلف ممالک یمن، بحرین۔

عمان اور یمامہ تک اسلامی اثرات: ۹ ہجری، ۶۳۱ء۔

آخری حج کے لئے مدینہ سے روانگی: ۲۶ ذی قعدہ ۱۰ ہجری مارچ ۶۳۲ء بروز ہفتہ۔

خطبہ حجۃ الوداع: ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ مارچ ۶۳۲ء بروز جمعہ بعد مغرب۔

مسجد نبوی میں آخری خطاب: ۸ ربیع الاول ۱۱ھ ۲ جون ۶۳۲ء بروز جمعرات بعد ظہر۔

وصال: ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ۷ جون ۶۳۲ء بروز

باقی صفحہ ۳ پر

تذکرہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از حضرت مولانا مفتی محمد [illegible] صاحب مدظلہ

آپ کا اسم گرامی نعمان اور والد ماجد کا نام ثابت تھا، ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے، آپ کی عمر ابھی چودہ سال کی تھی کہ مشہور صحابی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ۹۴ھ میں کوفہ میں تشریف لائے، آپؒ ان کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے یہ حدیث سنی۔۔۔ آپ نے فرمایا: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حبك الشئ یعمی و یصم۔ ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام سے بھی آپ کی ملاقات اور سماع ثابت ہے، یہ وہ شرف ہے جو ائمہ مجتہدین میں سے کسی اور کو حاصل نہیں ہوا، آپ نے اپنے زمانہ کے جلیل القدر علمائے کرام سے حدیث پڑھی، آپ کی مسموعات اور احادیث کی سندات اس قدر زیادہ تھیں کہ کئی صندوقوں میں بند کر لی پڑیں، صحابۂ کرامؓ کے علاوہ تین سو تابعین سے آپ نے علم حاصل کیا، دوسرے دینی علوم میں آپ کے اساتذہ کی تعداد چار ہزار علماء بیان کی گئی ہے، آپ کی جمع کردہ احادیث کو کتابی شکل میں بنام "مسند ابی حنیفہ" شائع کیا گیا ہے، آپ کی دیگر تصانیف اس قدر مفید اور علم دین کے لئے راہنما ہیں کہ امام شافعیؒ نے فرمایا:

جو شخص امام ابو حنیفہؒ کی کتابوں کو نہ دیکھے گا وہ علم میں متبحر نہ ہوگا اور نہ فقیہ ہوگا۔

آپ کی فقاہت اور تحقیق و تدقیق مسلّم تھی، امام سفیانؒ ثوریؒ نے فرمایا:

"ابو حنیفہ افقہ اہل ارض ہیں، یعنی دنیا میں سب سے زیادہ فقہ دان ہیں۔"

امام ابو حنیفہ صرف عالم اور محقق ہی نہ تھے بلکہ عالم با عمل اور تزکیۂ نفس کے بہت بڑے مقام پر فائز تھے، آپ کے روحانی خلفاء میں سے ابراہیم بن ادہم اور شفیق بن ابراہیم بلخی جیسے اولیاء کرام بھی تھے۔ دربارِ نبوت میں آپ کی مقبولیت کا اندازہ حضرت علی ہجویری (داتا گنج بخش) رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل خواب سے ہو سکتا ہے، آپ نے فرمایا:

"میں ملک شام میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک میں سویا ہوا تھا، میں نے دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے تشریف لا رہے ہیں، اور ایک بوڑھے کو اپنی بغل مبارک میں اس طرح اٹھایا ہوا ہے، جیسا کہ بچوں کو اٹھاتے ہیں، میں نے حاضر ہو کر قدم مبارک پر بوسہ دیا۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی معجزہ شانی سے میرے دل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "تیری بغل میں جو خوش بخت ہے، یہ تیرا اور تیرے علاقے کے لوگوں کا امام ہے۔" (یعنی ابو حنیفہؒ)

(کشف المحجوب فارسی صفحہ ۹۹)"

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فقہ حنفی کے مقلد تھے

اسی طرح مشہور روحانی بزرگ قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی شافعیؒ نے فرمایا:

جب مجھ کو حق تعالیٰ کے احسان سے عین شریعت پر اطلاع ہو گئی تو میں نے کشف میں کل مذاہب کو شریعت کے دریا سے پایا اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو دیکھا کہ ان کی نہریں جاری ہیں اور سواد اعظم ان کے آب زلال سے سیراب ہو رہا ہے اور سب سے بڑی نہر امام ابو حنیفہؒ کے مشاہدہ میں آئی پھر اس کے بعد امام مالکؒ، اس کے بعد امام شافعیؒ پھر امام احمد بن حنبلؒ کی۔" (المنن الکبریٰ)

آپ کے کمالات اور فضائل پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں ان کے تقویٰ میں اس سے بڑھ کر کیا کہا جا سکتا ہے کہ:۔

(۱) کعبہ مبارکہ کے اندر آپ کو پورا قرآن کریم ختم کرنے کی سعادت ملی جبکہ آپ سے پہلے صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس فضیلت سے مشرف ہوئے تھے۔

(۲) ہر ماہ میں قرآن کریم تیس بار ختم کرتے تھے۔

(۳) رمضان المبارک میں ۶۱ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔

(۴) روزانہ چار سو رکعت نفل پڑھتے تھے اور اکثر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔

(۵) آپ نے پچپن حج کئے تھے۔

قرآن کریم کے ساتھ اس قدر عشق و عقیدت کے علاوہ حدیث سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکا علمی اور محدثانہ جو تعلق اور مرتبہ تھا اس کے لئے یہی کافی ہے کہ امام بخاریؒ اور دوسرے محدثین آپ کے شاگردوں کے شاگرد تھے جیسا کہ امام بخاری نے یحییٰ بن بکیر سے روایت کی اور یحییٰ نے ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے، اسی طرح امام بخاریؒ نے مکی بن ابراہیمؒ سے اور انہوں نے ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے ۔۔۔۔ اسی طرح امام بخاریؒ نے عبدان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے، اور عبداللہؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے ۔۔۔۔۔ اسی طرح امام بخاری کی چوتھی سند میں آپ کے استاذ عبداللہ بن یوسف ہیں اور عبداللہؒ نے امام لیثؒ سے روایت کی ہے جو کہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے۔۔ ۔۔۔ اسی طرح دوسرے محدثین کرام بھی بالواسطہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں، خود امام ابو حنیفہؒ نے جو کتاب حدیث کی بطور مسند کے مرتب فرمائی ہے، وہ پندرہ طریقوں سے روایت کی گئی ہے یعنی:۔

(۱) حافظ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثیؒ معروف بالاستاذ۔

(۲) امام حافظ ابو القاسم طلحۃ بن جعفر الشاہد العدل۔

(۳) امام حافظ ابو الحسن محمد بن المظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد۔

(۴) امام حافظ ابونعیم اصبہانی الشافعی

(۵) الشیخ ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری۔

(۶) امام ابو محمد عبداللہ بن عدی الجرجانی۔

(۷) امام حافظ عمر بن الحسن الشیبانی۔

(۸) ابوبکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی۔

(۹) الامام القاضی ابو یوسف

(۱۰) امام محمد بن الحسن شیبانی۔

(۱۱) امام حماد بن امام ابی حنیفہؒ

(۱۲) الامام محمد مرتب کتاب الآثار۔

(۱۳) امام حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابی العوام السعدی۔

(۱۴) امام حافظ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی۔

(۱۵) الامام ماوردی۔ (از مسند الامام اعظم ص۲۳)

(ف) امام محمد بن محمد خوارزمی (م ۶۶۵ھ) نے ان سب کو یکجا کر کے "جامع المسانید" کے نام سے کتاب مرتب فرمائی ہے جس کی کئی شروح ہیں جن میں حافظ ابوالعدل قاسم بن قطلوبغا حنفی کی شرح مشہور و معروف ہے۔

امام اعظم کی مرتبہ مسند مسند الامام اعظم کے نام سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، خصوصاً وہ نسخہ جو کہ سابقہ والیہ بھوپال حضرت نواب شاہجہان بیگم رحمۃ اللہ علیہا کے حکم سے ان ہی کے مصارف سے ۱۳۰۹ھ میں طبع ہوا تھا، وہ قابل دید ہے۔ اسی لئے امام ابوحنیفہؒ کا مرتبہ فقہ قرآن و حدیث ہی کا جوہر ہے، تمام ائمہ مجتہدین میں سے صرف آپ ہی کو امام اعظم کے لقب سے نوازا گیا۔

امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ جو مفتی میرے فقہ کی دلیل نہ جانتا ہو وہ فتویٰ نہ دے، اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ:۔

اگر میرے فقہ سے بہتر کوئی فقہ یا مسئلہ یا بہتر دلیل مل جائے تو اس کو قبول کر لیا جائے۔" (الجواہر المنیفہ ص۶)

وفات امام اعظم

چونکہ آپ زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منصور کے مقابلہ میں حقدار خلافت سمجھتے تھے اس لئے منصور کے عامل ابن ہبیرہ نے آپ کو قاضی القضاۃ کی پیشکش کی کہ اس طرح اس خلافت کی تصدیق ہو جائے گی، مگر آپ نے انکار فرمایا، اس حق پرستی کے جرم میں آپ کو جیل میں ڈال کر زہر دلوا دیا جس سے آپ کی موت واقع ہوئی

آپ کی وفات شوال ۱۵۰ھ کو ہوئی، سلطان محمد خوارزمی نے آپ کی قبر پر ایک عظیم الشان گنبد بنایا اور ایک مدرسہ بنام مدرسہ اعظمیہ جاری کیا جو آج تک بفضلہ تعالیٰ موجود ہے، آپ ہی کے نام سے وہاں کی آبادی کا نام محلہ اعظمیہ ہے، ناصر الدین قاچار، الپ ارسلان، نظام الملک وغیرہم مسلمان بادشاہوں نے آپ کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی، صرف آپ ہی کا مزار ہر زمانہ کے انقلاب میں محفوظ رہا حتیٰ کہ نادر شاہ ایرانی نے بھی بغداد پر حملہ کے وقت ایک فوجی دستہ مزار کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا تھا۔

آپ کے جلیل القدر شاگرد امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ امام زفرؒ جیسے ائمہ کرام تھے، جن میں سے امام ابو یوسفؒ، ہارون الرشید کے قاضی القضاۃ تھے، زمین کے مالیہ پر سب سے پہلے آپ ہی نے کتاب الخراج جیسی راہنما کتاب تحریر فرمائی، امام محمدؒ نے ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں اسلامی جہاد اور دفاع پر جامع کتاب کتاب السیر الکبیر بے مثال کتاب ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے فقہ کو جس قدر قبولیت حاصل ہوئی اتنی دوسرے ائمہ کے فقہ کو حاصل نہیں ہوئی، ترک سلاطین جن کی حکومت مشرق وسطیٰ میں رہی، فقہ حنفی کے پیروکار تھے، اسی طرح برصغیر پر حکمرانی کرنے والے تمام سلاطین غوری، غزنی خاندان، غلاماں، تغلق، مغلیہ، سب کے سب فقہ حنفی کے مقلد تھے، سلطان محمود غزنوی نے فقہ میں کتاب التفریدیہ مرتب کی، فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں تاتارخانیہ فتاویٰ مرتب کیا گیا، سلطان اورنگزیب عالمگیر کی زیر سرپرستی فتاویٰ عالمگیری مرتب کیا گیا جو دنیا عرب میں فتاویٰ ہندیہ کے نام سے مشہور ہے اور دلیل مانا جاتا ہے، ساتویں صدی ہجری میں شام کے حکمران الملک المعظم عیسیٰ ابن الملک العادل الایوبی (م ۶۲۴ھ) نے فقہا کا ایک بورڈ اس لئے مرتب کیا کہ امام ابوحنیفہؒ کا فقہی مسلک بادلیل جمع کر دیا جائے، چنانچہ اس بورڈ نے "التذکرہ" نامی ایک کتاب دس جلدوں میں مرتب کر دی جو سلطان کو زبانی یاد تھی (کشف جلد دوم ص۲۹۱)

آپ کا مرتبہ فقہ حنفی جس طرح نظام حکمرانی کے لئے موزوں ہے، اسی طرح روحانی اقدار کا بھی علمبردار ہے، چنانچہ برصغیر کے سارے اولیاء کرام حضرت علی ہجویریؒ سلطان ہند معین الدین اجمیریؒ، کلیر میں رونق افروز علاؤ الدین صابر، پاک پتن کے خواجہ فرید وغیرہم قدس اللہ اسرارہم سب کے سب فقہ حنفی کے پیروکار ہیں، دوسرے ممالک میں بھی حنفی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

(فائدہ) فقہ حنفی کا جامع اور مفید ترین شاہکار روایت اور درایت کا مجموعہ ھدایہ ہے جسے علامہ برہان الدین نے تیرہ سال میں مرتب فرمایا اور اتنا زمانہ نفلی روزہ رکھا، سوائے پانچ دنوں کے سارا سال روزہ ہوتا، اس کتاب کا ۱۷۹۱ء میں دو انگریز فاضلوں (جیمز اینڈرسن اور چارلس ہملٹن) نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ مشہور انگریز مقرر اور مصنف "اڈمنڈ برک" نے اعتراف کیا ہے کہ:۔

اس کتاب میں دماغ کی ایک بڑی طاقت نظر آتی ہے یہ ایسا فلسفہ قانون ہے جس میں بہت باریکیاں پائی جاتی ہیں۔

فقہ حنفی اگرچہ کئی مفصل اور مبسوط کتب میں مدون کیا گیا ہے جن کی راہنمائی سے فقہ کے تمام مسائل سے واقفیت ہو سکتی ہے، مگر بعض علماء کرام نے اس کا خلاصہ بلکہ خلاصۃ الخلاصہ بھی مرتب فرمایا ہے تاکہ اس عظیم نظام اسلام سے عام لوگوں کو بھی کچھ نہ کچھ شناسائی ہو جائے، ان ہی میں سے جامع ازہر مصر کے مدرس عبدالرحمن خلف نے ایک مختصر کتاب الجوھرۃ اللطیفۃ فی فقہ الامام ابی حنیفہؒ تالیف فرمایا جو ۱۳۴۹ھ کو مصر سے طبع ہوا، احقر نے اس کا ترجمہ کر دیا ہے۔

امام مالک بن انسؒ

۹۵ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ ہی کے علماء کرام سے اکت[illegible]

باقی صفحہ [illegible]

خطیب پاکستان

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حفیظ رضا پسروری

جن علمائے کی شعلہ نوائی نے گذشتہ نصف صدی سے زیادہ عرصے کے دوران برصغیر کے کونے کونے میں چراغ علم و عمل روشن کئے، آزادی ملک و ملت کے لئے دار و رسن کے مرحلے طے کئے، عقیدۂ ختم نبوت کا دیوانہ وار تحفظ کیا، ناموس صحابہ کا دفاع کیا، میدان تبلیغ و اشاعت میں غریب اور متوسط طبقہ کے مسلمانوں میں زندگی کا احساس اور حوصلہ پیدا کیا اور آزادی کے بعد پاکستان کے استحکام، [illegible] اسلامی دستور کے لئے مساعی، اتحاد بین المسلمین اور تحفظ ختم نبوت کے لئے شب و روز جد و جہد کی، ان میں خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ممتاز اور منفرد حیثیت کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قاضی صاحب کو جہاں دعوت تبلیغ دین کا جذبۂ صادق عطا فرمایا تھا وہاں آتش بیانی کی سرمست نواؤں سے بھی نوازا تھا۔ ماضی کے اس ایمان بخش چراغ کو بجھے ہوئے ۱۱ سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے مگر ان کی بزم آرائیوں کا حسن آج بھی ہزاروں دلوں میں ایمان و یقین کی روشنی لئے ہوئے ہے ——— !

قاضی صاحبؒ ابھی اٹھارہ برس کے تھے اور برصغیر میں اس وقت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اعجاز خطابت کا شہرہ قریہ قریہ بستی بستی میں پھیل چکا تھا ——— ۱۹۲۷ء میں شاہ جیؒ سے ہوئی اسی ایک ملاقات میں قاضی صاحبؒ ہمیشہ کے لئے ان کے مسلک اور ان کی جد و جہد کے لئے وقف ہو کر رہ گئے، اور پھر ساری زندگی شاہ جیؒ کی قیادت و سیادت میں گذار دی ——— ع

یہ فیضان نظر تھا، یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی
(علامہ اقبالؒ)

قاضی صاحبؒ شجاع آباد کے ممتاز دینی گھرانے کے بزرگ حضرت قاضی محمد امینؒ کے صاحبزادے تھے۔ قاضی محمد امین صاحب نے جب اپنے بیٹے کے ذوق و شوق کو دیکھا جو شاہ جیؒ کی نگہ فیض سے ان میں دیوانہ وار پیدا ہو چکا تھا تو انہیں ۱۹۲۸ء میں شجاع آباد سے شاہ جیؒ کے ساتھ روانہ کر دیا اور وہ شب و روز مجلس احرار اسلام کے لئے خدمات بجا لاتے ہوئے امیر شریعتؒ کے قابل اعتماد ساتھی بن گئے اور پھر انہیں کی دعاؤں سے تقریر کرنے لگے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ میدان خطابت میں شاہ جیؒ کے جانشین قرار پائے اور لوگوں نے بجا طور پر انہیں خطیب پاکستان کے لازوال اعزاز سے سرفراز فرمایا ——— احرار اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر رہنماؤں کی طرح قاضی صاحبؒ تمام عمر رات کہیں اور دن کہیں، کا معاملہ رکھتے تھے ہر وقت سفر اور جماعتی سرگرمیوں میں مشغول رہتے تھے، آپ کی اس ایمان پرور ادا کو دیکھتے ہوئے ممتاز ادیب و صحافی اور احرار رہنما آغا شورش کاشمیریؒ نے قاضی صاحب کو سفیر اسلام کے خطاب سے خراج تحسین پیش کیا۔

جس وقت قاضی صاحب نے اپنا تعلق احرار سے قائم کیا، اس وقت برصغیر میں برٹش امپیریلزم نہایت گھٹیا اور اوچھی قسم کی سیاست پر اتر چکا تھا۔ اس نے اپنے کاشتہ پودے کی امداد سے آزادی اور اسلام پسند عناصر کے لئے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں سے لے کر دار و رسن تک کے سلسلے انتہائی وسیع کر دیئے تھے، انگریز ان حربوں کے ذریعے برصغیر پر اپنے اقتدار کو طول دینا چاہتا تھا، لیکن علماء حق کا کاروان جذبۂ حریت اور عشق رسولؐ سے سرشار ہو کر ہر محاذ پر انگریزوں کا مقابلہ کر رہا تھا اور اپنے قابل قدر اسلاف، حضرت سلطان ٹیپوؒ، سراج الدولہؒ، شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ، سید احمد شہیدؒ، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا فضل حق خیر آبادیؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت شیخ الہندؒ کے مبارک مشن کی تکمیل کی طرف دیوانہ وار بڑھتا چلا جا رہا تھا، اس عدیم النظیر قافلے کے ممتاز ممبران حضرت امیر شریعتؒ پنجاب میں مقیم تھے جو انگریزوں کے اقتدار کا علاقہ تھا۔ آزادی برصغیر کے ساتھ ساتھ ان علماء کو عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک طویل صبر آزما اور ایمان افروز جد و جہد کرنا پڑی (اب تک اسی جہاد میں مصروف ہیں) جو انگریز کی ایک خانہ ساز قادیانی و لاہوری "نبوت و مجددیت" کے روپ میں ظاہر ہو کر اسلام اور اہل اسلام کو نقصان پہنچا رہی تھی۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے مخصوص طور پر عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کے لئے جو شاندار کام کیا اور قربانیاں پیش کیں وہ ہماری دینی و ملی تاریخ کا ایک تابناک باب ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ تحریک حریت، تحریک کشمیر، تحریک شہید گنج اور دیگر دینی و ملی تحریکوں میں اپنے رہنماؤں اور ساتھیوں کے ساتھ ساتھ چلتے رہے، اس راستے میں انہیں بار بار جیل جانا پڑا ——— اور گورداسپور، راولپنڈی، لاہور، سکھر، حیدر آباد اور ملتان کی جیلوں میں مقید رہے، آپ کی ایک قید کے دوران آپ کے والد گرامی قدرؒ کا انتقال ہوا مگر یہ کوہ استقامت ——— صبر و شکر کی تصویر بنا رہا۔

آزادی کے بعد ——— جب قاضی صاحب اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے یہ محسوس کیا کہ انگریز کی خانہ ساز نبوت، ملک و ملت کے منافی سرگرمیوں میں

مصروف ہے تو ان کے مذموم ارادوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے آپ نے ملک کے کونے کونے کا دورہ کیا اور ہزاروں تقاریر کیں، ملک کے حاکموں، اعلیٰ افسروں اعلیٰ عدلیہ کے ججوں، ممتاز وکلاء سے ہر سطح پر ملاقات کر کے ان کے سامنے ملک اور اسلام کے لئے قادیانی، لاہوری پروگرام کے خطرے کی نشاندہی کی۔ ان ملاقاتوں میں سب سے اہم ملاقات سیالکوٹ میں خان لیاقت علی خان، وزیر اعظم پاکستان مرحوم کے ساتھ ہوئی، جس کی تفصیل قاضی صاحب کے فاضل داماد، قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان نے اپنی یادگار اور قیمتی تصنیف جب اپنا لہو صحن گلستان میں رواں تھا، جو قاضی صاحبؒ کی سوانح حیات ہے کے صفحات پر قلمبند کی ہے۔ ع

جب ہم چلے تو نبض زمانہ بھی رک گئی

دنیا نے دیکھ لی ہے ہمارے چلن کی بات

قاضی صاحبؒ کی شخصیت اعلائے کلمۃ الحق، شفقت، محبت، نفاستِ طبع اور حکمت و ذہانت کا دلاویز مرقع تھی آپ کی خوبصورت شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار حسن عطا کر رکھے تھے۔ آپ کے نزدیک عشق رسولؐ، ختم نبوت کا دوسرا نام ہے۔ امیر شریعت کے انتقال کے بعد شاہ جیؒ کے ساتھی، بالخصوص قاضی جیؒ، حضرت مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، شیخ حسام الدینؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ اور ماسٹر تاج الدین انصاریؒ ازحد اداس و ملول ہو گئے تھے گو ان بزرگوں نے اپنے آخری دم تک اپنی ایمان پرور جدوجہد کو جاری رکھا ــــــــ مگر ان کے دلوں کو عطاء اللہ شاہؒ نے جو ایمان و ایقان کا رنگ و روغن مہیا کیا تھا ــــــــ وہ ان سب کی موت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بکھرتا چلا گیا ــــــــ اسی ابدی تقاضے کی اتباع میں چند ماہ کی علالت کے بعد ــ قاضی جیؒ بھی زندگی کی سرحدوں کو چھوڑتے ہوئے ــــ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ (۲۶ ستمبر ۱۹۷۰ء) انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ع

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

امراض کی تشخیص اور علاج

از حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ

میں مسلمانوں کی عام جماعت کی طرف مخاطب ہوں اور کہتا ہوں۔ اے آدم کے بچو! دیکھو تمہارے اخلاق سو چکے ہیں، تم پر بے جا حرص و آز کا ہو کا سوار ہو گیا ہے تم پر شیطان نے قابو پا لیا ہے، عورتیں مردوں کے سر چڑھ گئیں ہیں، اور مرد عورتوں کے حقوق برباد کر رہے ہیں حرام کو تم نے اپنے لئے خوشگوار بنا لیا ہے۔ اور حلال تمہارے لئے بدمزہ ہو چکا ہے، پھر قسم ہے اللہ کی۔ اللہ نے ہرگز کسی کو اس کے بس سے زیادہ تکلیف نہیں دی ہے، چاہئے کہ تم اپنی شہوانی خواہشوں کو نکاح کے ذریعہ پوری کرو، خواہ تمہیں ایک سے زیادہ نکاح ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اور اپنے مصارف وضع قطع میں تکلف سے کام نہ لیا کرو، اس قدر خرچ کرو جس کی تم میں سکت ہو۔

یاد رکھو: ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھاتا، اور اپنے اوپر خواہ مخواہ تنگی سے کام نہ لو، اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے نفوس بالآخر فسق کی حدود تک پہنچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے اس کی آسانیوں سے نفع اٹھائیں، جیسا کہ یہ بھی اسی کو پسند ہے کہ جو چاہیں وہ اعلیٰ مدارج پر احکام کی پابندی بھی کر سکتے ہیں۔ اپنے شکم کی خواہشوں کی تکمیل چاہئے، کہ کمائی سے کرو، اور اتنا کمانے کی کوشش کرو جس سے تمہاری ضرورتیں پوری ہوں، دوسروں کے سینوں کے بوجھ بننے کی کوشش نہ کرو کہ ان سے مانگ مانگ کر کھایا کرو، تم ان سے مانگو۔ اور وہ نہ دیں، اسی طرح بچارے بادشاہوں اور احکام کے اوپر بھی بوجھ نہ بن جاؤ، تمہارے لئے یہی پسندیدہ ہے، کہ تم خود کما کر کھایا کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تمہیں معاش کی بھی راہ سمجھائے گا جو تمہارے لئے کافی ہو گی۔

اے آدم کے بچو! جسے خدا نے ایک جائے سکونت دے رکھی ہو، جس میں وہ آرام کرے۔ اتنا پانی جس سے وہ سیراب ہو۔ اتنا کھانا کہ جس سے سیر ہو جائے۔ اتنا کپڑا جس سے تن ڈھک جائے۔ ایسی بیوی جو اس کی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو۔ اور اس کو دین کی جدوجہد میں مدد دے سکتی ہو، تو یاد رکھو، کہ دنیا کامل طور سے اس شخص کو مل چکی ہے چاہئے کہ اس پر خدا کا شکر کرے۔

بہرحال کوئی نہ کوئی کمائی کی راہ آدمی ضرور اختیار کرے، اور اسی کے ساتھ قناعت کو اپنا دستور زندگی بنائے اور رہنے سہنے میں اعتدال کا جادہ اختیار کرے۔ اور اللہ کی یاد کے لئے جو فرصت ہم دست ہو، اسے غنیمت شمار کرے۔ کم از کم تین وقتوں صبح شام اور پچھلی رات کے ذکر کا خاص طور پر خیال رکھے حق تعالیٰ کی یاد اس کی تسبیح و تہلیل اور قرآن کی تلاوت کے ذریعہ سے کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنے اور ذکر کے حلقوں میں حاضر ہوا کرے۔

اے آدم کے بچو! تم نے ایسے بگڑے ہوئے رسوم اختیار کر لئے ہیں جن سے دین کی اصلی صورت بھی بگڑ گئی ہے تم عاشورہ کے دن جھوٹی باتوں پر اکٹھا ہوتے ہو اسی طرح شب برأت میں کھیل کود کرتے ہو۔ اور مردوں کے لئے کھانے پکا پکا کر کھلانے کو اچھا خیال کرتے ہو، اگر تم سچے ہو تو اس کی دلیل پیش کرو۔

اس طرح اور بھی بہت بری رسمیں تم میں جاری ہیں جس نے تم پر تمہاری زندگی تنگ کر دی ہے، مثلاً تقریبات کی دعوتوں میں تم نے حد سے زیادہ تکلف برتنا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک بری رسم یہ بھی ہے کہ کچھ بھی ہو جائے لیکن طلاق کو گویا تم نے ناجائز ٹھہرا لیا ہے یونہی بیوہ عورتوں کو

نکالنے سے رکے رہتے ہو، ان رسموں میں تم اپنی دولت ضائع کرتے ہو، وقت برباد کرتے ہو اور جو صحت بخش روشنی تھی اسے چھوڑ بیٹھے ہو۔

تم نے اپنی نمازیں برباد کر رکھی ہیں تم میں کچھ لوگ ہیں جو دنیا کمانے میں اور اپنے دھندوں میں اتنے پھنس گئے ہیں کہ نماز کا انہیں وقت ہی نہیں ملتا، کچھ لوگ ہیں جنہوں نے جو قصہ کہانی سننے میں وقت گنواتے ہیں خیر پھر بھی اگر ایسی مجلس لوگ ایسے مقامات پر قائم کیا کرتے جو مسجدوں سے قریب ہوں تو شاید ان کی نمازیں ضائع نہ ہوتیں تم نے زکوٰۃ کو بھی چھوڑ دیا حالانکہ کوئی ایسا دولت مند نہیں ہے جس کے اقرباء واعزہ میں حاجت مند لوگ نہیں ہوتے اگر ان لوگوں کی وہ مدد کیا کریں اور وہ ان کو کھلایا پلایا کریں، تو زکوٰۃ کی نیت کر لیا کریں تو یہ بھی ان کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ تم میں بعضوں نے روزے چھوڑ رکھے ہیں خصوصاً جو نوکری ملازم ہیں سمجھتے ہیں کہ وہ روزہ رکھنے پر قادر نہیں ہیں یعنی جو محنت انہیں برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ روزے نہیں رکھ سکتے، تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ تم نے راہ غلط کر دی ہے، اور تم حکومت کے سینہ پر بوجھ بن گئے ہو، بادشاہ جب اپنے خزانہ میں اتنی گنجائش نہیں پاتا جس سے تمہاری تنخواہ ادا کرے تب رعایا پر زندگی کو دشوار کرتا ہے۔

سپاہیو! یہ تمہارا کیسی بری عادت ہے، کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو روزے رکھتے ہیں لیکن سحری نہیں کرتے۔ اور رمضان میں ان سخت کاموں کو نہیں چھوڑتے، جن کی وجہ سے روزے ان پر گراں ہو جاتے ہیں۔

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیشگوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ

امام مستغفریؒ کی روایت ہے کہ ایک سچے اور نیک آدمی نے بیان کیا کہ کوفہ کا ایک شخص ہمارا ہمسفر ہوا وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو بہت برا بھلا کہا کرتا تھا، ہم نے اس کو بہت روکا، مگر اس نے نہ مانا۔ آخر کار ہم اس کو اپنے ساتھیوں سے علیٰحدہ کر کے سفر کو چلے گئے۔ سفر سے جب ہم واپس ہوئے تو اس کوفی کے غلام سے ملاقات ہو گئی ہم نے اس کا حال پوچھا اور کہا کہ اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے۔ غلام نے کہا کہ اس کی تو عجیب حالت ہو گئی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ سور کے سے ہو گئے ہیں

ہم اس کوفی کے گھر گئے اور گھر چلنے کو کہا، تو اس نے جواب دیا کہ میں بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں، یہ کہہ کر اس نے آستین سے اوپر ہاتھ نکالے جو سور کے جیسے ہو گئے تھے وہ ہمارے ساتھ ہو لیا، راستہ میں ایک جگہ بہت سے سور نظر آگئے کوفی نے خود کو سواری سے گرا دیا اور اسی وقت اس کی پوری صورت سور کی سی ہو گئی چنانچہ وہ سوروں سے جا کر مل گیا

زمین میں دھنسانے کا واقعہ طبریؒ نے ریاض النضرۃ میں نقل کیا ہے کہ مقام حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت مدینہ منورہ میں حاکم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور بہت سارا مال عمدہ عمدہ تحفے پیش کر کے اس جماعت نے حاکم مدینہ سے درخواست کی حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کا دروازہ کھلوا دیجئے، ہم ابوبکرؓ و عمرؓ کی مقدس نعش کو وہاں سے نکال کر لے جائیں (ان بزرگوں کی لاشیں اس لئے نکالنا چاہتے تھے کہ رافضیوں کے خیال میں یہ لوگ نعوذ باللہ اس قابل نہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرام کریں)

مدینہ کا حاکم چونکہ بدعقیدہ تھا دنیا کے لالچ میں پڑ کر اس نے یہ درخواست منظور کر لی اور حرم شریف کے دربان کو بلا کر کہہ دیا کہ جب یہ لوگ آئیں تو ان کے لیے حرم شریف کا دروازہ کھول دینا اور اندر گھس کر جو کچھ کریں کرنے دینا منع نہ کرنا۔ دربان کا بیان ہے کہ نماز عشاء کے بعد مسجد خالی ہو گئی اور حرم شریف کے دروازے بند ہو گئے تو چالیس آدمی پھاوڑے کدال اور روشنی ہاتھ میں لئے کہ باب السلام پر آ کھڑے ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے امیر مدینہ کے مطابق دروازہ فوراً کھول دیا اور خود میں نے مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھ کر رونا شروع کر دیا کہ اے خدا یہ کیسی قیامت آن پڑی خدا کی قدرت دیکھئے کہ ابھی یہ لوگ منبر شریف کے قریب بھی نہ پہنچنے پائے تھے کہ محراب عثمانی کے ستون کے پاس سے زمین پھٹ گئی اور ان تمام لوگوں کو ان کے سامانوں کے ساتھ نگل گئی اور امیر مدینہ کو انتظار تھا کہ یہ لوگ کام تمام کر کے اب آئے اب آئے، مگر جب بہت دیر ہو گئی تو اس نے مجھے بلا کر حال پوچھا، میں نے کل آنکھوں دیکھا حال بیان کیا تو اس نے مجھے دیوانہ کہہ کر میری باتوں کو دیوانوں کی بڑ بتایا میں نے کہا کہ امیر آپ تشریف لے چلیں اور دیکھ لیں اب تک زمین کے پھٹنے کا نشان باقی ہے اور اس جگہ ان کے کپڑے بھی موجود ہیں۔

یہ واقعہ طبریؒ نے ایسے لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے جو سچائی دیانتداری اور ثقاہت میں بہت اونچے تھے ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں کہ روافض کو دھنسا دیا جائے گا، ان کی صورتیں سور بندر کی بنا دی جائیں گی۔ یہ بالکل صحیح ثابت ہوئیں۔

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ننگے سر نماز

س۔ آج کل نوجوان اور بڑے لوگوں میں یہ عادت رواج پا رہی ہے کہ وہ ننگے سر" ہی نماز پڑھتے ہیں ایسا کرنے سے منع کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہر سر پر کوئی ٹوپی یا کپڑا باندھنے کا واضح حکم قرآن و حدیث سے نہیں ملتا۔

اس صورت میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ نماز خشوع وخضوع سے نہیں، صرف ایک فرض کی حیثیت سے ادا کرتے ہیں

ج۔ نماز حق تعالیٰ شانہ، سے مناجات ہے جب ہم کسی بڑے آدمی سے ملاقات کرنے جائیں تو لباس اچھا پہن کر جانے کا اہتمام کرتے ہیں نماز کے لئے بھی یہی اہتمام کرنا چاہیئے ننگے سر رہنا شرعاً خلاف ادب ہے اس لئے ننگے سر نماز پڑھنا بھی خلاف ادب ہے

س۔ ہماری مملکت اسلامیہ صرف اسلام کے نام پر وجود میں آئی صاحبان اقتدار، بیوروکریٹس یا مغرب پرست ہی آتے رہے اللہ اور رسول کا نام لے کر ملت اسلامیہ کو دھوکہ دیتے رہے موجودہ وقت میں ٹیلی ویژن کے ذریعے شب جمعہ (جمعرات) کو طویل ڈرامے یعنی "۸ یا ۹ فلم" دکھاتے ہیں اور جمعہ کے دن قبل "نماز جمعہ" یا تو پرانے ڈرامے دکھائے جاتے ہیں یا اگر کرکٹ کا پروگرام ہو تو وہ نشر کیا جاتا ہے۔ نوجوان نسل (عورت ومرد) تباہ وبرباد ہو رہی ہے اخلاقی دیوالیہ ہو رہا ہے۔ آپ اور علمائے کرام سے گزارش ہے کہ تمام ملک میں "آیت کریمہ مبارکہ" کا ورد "مساجد میں کروایا جائے اور اللہ رب العزت سے گڑگڑا کر دعائیں کی جائیں کہ ہمارے ملک میں صالح حکمران اقتدار پر براجمان ہوں تاکہ ان بیماریوں کا خاتمہ ہو سکے۔

ج۔ آپ کی "آیت کریمہ کے ورد" کی تجویز شائع کر رہا ہوں۔ لیکن ورد کافی نہیں۔ جن گناہوں میں ہم مبتلا ہیں اور جن کو گناہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ فخر کرتے ہیں۔ ان کو جب تک ترک نہ کیا جائے اور ان سے توبہ نہ کی جائے تب تک ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مورد نہیں بن سکتے۔

عادۃ اللہ یہ ہے کہ اگر کوئی فرد گناہ میں مبتلا ہو تو اس کو سزا بھی انفرادی ملتی ہے اور جب کوئی معاشرہ اجتماعی طور پر معصیت میں مبتلا ہو تو اس کو سزا بھی اجتماعی ملتی ہے ہمارے اجتماعی گناہ جن کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے ان پر ہمیں سزائیں مل رہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ عوام وخواص کو اس کا احساس ہی نہیں کہ ہم تباہی کی طرف جو جا رہے ہیں اس کا سبب ہماری بدعملیاں ہیں

انیل نام رکھنا

شیخ غلام حسین ——— کوئٹہ

س۔ میں نے اپنے بیٹے کا نام انیل رکھا ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ نام مسلمانوں والا نہیں ہے۔

ج۔ "انیل" تو ہندوؤں کا نام ہوتا ہے اس کو تبدیل کر دیجئے۔ واللہ اعلم

تکبیر کا مسئلہ

محمد شاہد ——— کراچی

س۔ اگر مستقل امام کی جگہ ان کا نائب امام (موذن) شرع کے لحاظ سے صحیح کلام پاک پڑھتا ہے داڑھی وغیرہ بھی صحیح ہے خوش الحان ہے وہ جائے نماز پر کھڑا ہوا کر پیچھے سے ایک مسجد کمیٹی کا کارکن اس بنا پر اس کو مصلے سے ہٹا کر کہتا ہے کہ کمیٹی کا جنرل سیکرٹری ہوں میں نماز پڑھاؤں گا۔ جب کہ وہ نہایت درجے کا مجہول قرآن پڑھتا ہے کیا وہ نماز پڑھا سکتا ہے کہ نہیں؟

ج۔ صرف کمیٹی کا سیکرٹری ہونا تو اس کے امام ہونے کا جواز نہیں اگر وہ قرآن کریم غلط پڑھتا ہے تو اس کی امامت جائز نہیں

س۔ اگر موذن کے اذان دینے سے پہلے کوئی شخص بغیر اجازت کے تکبیر پڑھے تو یہ کیسا ہے؟

ج۔ اگر موذن کی دل شکنی ہوتی ہو تو دوسرے کا تکبیر کہنا صحیح نہیں۔ اگر وہ راضی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

بی بی سیدہ کی کہانی

محمد اکبر خان ——— کراچی

"بی بی سیدہ کی کہانی" کیا عورتوں، بچیوں اور مردوں کو پڑھنا چاہیئے؟ اور کیا اس کہانی کا حقیقت سے کوئی واسطہ ہے یا تخیلاتی مفروضہ پر مبنی ہے؟

ج۔ یہ کہانی خالص جھوٹ ہے۔ بی بی سیدہؓ کی طرف سے جھوٹی کہانی منسوب کرنا بڑا گناہ ہے اس کی منت ماننا اور اس کو پڑھنا سننا حرام اور گناہ ہے۔

مسجد میں گمشدہ چیزوں کا اعلان

لیاقت علی ——— مانی (مدینہ)

س۔ زید کی کوئی چیز گم ہو گئی تو وہ اگر مسجد کے پیش امام کو کہتا ہے کہ آپ میری گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرا دیں تو مولانا جواب میں کہتے ہیں کہ شرعاً مسجد میں اعلان جائز نہیں۔ تو وہ شخص مولانا کو کہتا ہے تو پھر مسجد میں اعلان دینا چندہ کا اعلان کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ج۔ مسجد میں گمشدہ چیزوں کا اعلان جائز نہیں۔ اذان دینا تو نماز کے لئے ہوتا ہے اور چندہ دینی کاموں کے لئے ہوتا ہے اس لئے گمشدہ چیز کے اعلان کو ان چیزوں پر قیاس کرنا بے وقوفی کی بات ہے۔

ذکریوں کی تاریخ وعقائد پر ایک نظر

محمد اسحاق ریکوانی
بلوچستان تربت

ذکری مذہب بلوچ قوم تک محدود ہے اور قوم مکران کی حدود میں آباد ہے لیکن آج کل معاشی مسائل کی وجہ سے سندھ کے کچھ علاقوں میں بھی آباد ہو گئے۔ ذکریوں کی آبادی اور مارہ کراچی، پکک، درخشاں کولواہ، مشکے لسبیلہ اور پنجگور کے آس پاس علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے، جو ۸۰ یا ۹۰ ہزار نفوس پر مشتمل ہوگی۔

ذکری فرقہ کی مختصر تاریخ

ذکری فرقہ کی کل عمر ۴۰۰ سال ہوگی، اس کا بانی ملّا محمد اٹکی ہے، ملّا محمد اٹکی صوبہ پنجاب کا رہنے والا تھا اور سید محمد جون پوری کا مرید خاص تھا سید محمد جونپوری نے مہدی آخر الزماں ہونے کا اعلان کیا تھا، اور ایک پوری جماعت ان کے ساتھ مرتد ہو گئی تھی۔ ان مرتدوں میں ملّا محمد اٹکی بھی تھا جب سید محمد جونپوری مر گیا تو اس کے تمام مرید اور خلفاء منتشر ہو گئے۔ ملّا محمد اٹکی اپنے مرشد کے مرنے کے بعد گھومتے پھرتے ایران بلوچستان جا نکلا، اور یہیں سید محمد جونپوری اور دیگر باطل فرقوں کے لوگوں سے ملاپ کر کے ایک نئے فرقہ یعنی ذکری مذہب کو جنم دیا اور اس طرح ذکری فرقہ کا بانی ملا محمد اٹکی تھا۔

(۱) ملا محمد اٹکی نے اس نئے مذہب کی بنیاد رکھنے کے بعد اپنے عقیدے کا اعلان کیا کہ میں صاحب الہام ہوں اور مہدی آخر الزماں سید محمد جونپوری کا جانشین ہوں۔

(۲) شریعت محمدی کو اس نے منسوخ کر دیا، نماز روزہ حج بیت اللہ کی فرضیت ختم ہو گئی ہے، اور ان فرائض کو ماننے والا کافر ہے۔ یعنی ذکریوں کے عقیدے کے مطابق نماز روزہ اور حج بیت اللہ کو فرض ماننے والا کافر ہے،

(۳) نماز، روزہ، حج بیت اللہ '' جو مکہ معظمہ میں ہوتا کی جگہ قائم مقام صرف ذکر ہے،

ملا محمد اٹکی نے ان عقائد کو پیش کرنے کے بعد اپنے باطل عقیدے کا چرچا شروع کیا سب سے پہلے، ایرانی بلوچستان پنجگور، کیچ، کے حکمرانوں کو اپنے دین کی دعوت دی ان بدبختوں نے ملا محمد اٹکی کی دعوت کو قبول کر کے مرتدوں کے قافلے میں شامل ہو گئے،

اس کے بعد تربت کی ایک بااثر شخصیت ملا مراد بھی اس کے حلقہ اثر میں آ گیا، اس کے بعد تربت کو ذکریت کا مرکز بنایا گیا۔ ملا محمد اٹکی نے ملا مراد کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے تربت کے ایک پہاڑ کا نام کوہ مراد رکھ دیا پھر دیگر مقامات کے نام تجویز کئے گئے، لا بر کہور، '' درخت '' مہبط الہام قرار پایا۔ یہ درخت تربت بازار سے مغرب کی جانب ہے، حج ادا کرنے کے لئے کوہ مراد کو مقرر کیا گیا جو تربت سے جنوب کی جانب ہے۔ نجات کے لئے '' گلا '' ڈن تجویز کیا گیا جو تربت سے جنوب کی جانب ہے آب زمزم کی جگہ کاریز حزقی نے لے لی جو تربت کی ایک کاریز تھی جسے اللہ تعالیٰ نے خشک کر دیا ہے، کوہ الہام محمد اٹکی غار حرا بنایا گیا۔ یہ پہاڑی کوہ مراد سے مغرب کی جانب ہے۔

اس کام سے فارغ ہو کر ملا محمد اٹکی نے اپنی تبلیغ کا سلسلہ تیز کیا۔ جب خاصے لوگ مرتد ہو گئے تو ایک ذہرہ

مرزائے قادیان

تمہارے حسن کی تکمیل داستاں کے لئے زباں ہو آنکھ میں یا آنکھ ہو زباں کے لئے
ہوئی تھی اہل جہنم کی خواب میں میٹنگ مسیلمہ کی تھی تحریک قادیاں کے لئے
خدا کی شان گھسیٹی کا چھوکرا ہو کر وہ ادعائے رسالت کرے جہاں کے لئے
وہ امتحاں میں پٹواریوں کے فیل ہوئے یہ معجزہ تھا نبوت کے امتحاں کے لئے
رقیب لے گئے منکوحۂ فلک ان کی ہزار حیف ہے مرزائے قادیاں کے لئے
ادھر نبی کا تو دعویٰ ادھر یہ دیّوثی کہ وقف غیر تھی بیوی نہ تھی میاں کے لئے
کہاں یہ بوجھ بجھکڑ کہاں وہ حور نژاد اسے یہ چاہئے تھا بوالہوس کہاں کے لئے
یہ اپنی کھال کا بنوا کے فل سلیپر ایک اس آرزو میں تھے جیبیں گے ارمغاں کیلئے
یہ سر اتار کے اپنا روانہ کر دیتے ضرورت اس کو تھی ایک بار ہیکراں کے لئے
مگر یہ ڈر تھا کہ ٹھکرا کے پھینک دے نہ کہیں وگرنہ جان بھی حاضر تھی جان جاں کے لئے
جنون عشق میں ترا اٹھا تھا بیچارہ سہیل عذر یہ کافی ہے عذر داں کے لئے
خرے بمگر ز نت وسیع نام و نمود
کہ کھینچ کھینچ کر وہ پہنچا کیا جہاں کے لئے

مولانا اظہار الحق سہیل عباسی مرحوم و مغفور

رات میں سندھ کے راستے ہندوستان چلا گیا۔ ادھر مریدوں نے مشہور کر دیا کہ نوری تھا۔ غائب ہو گیا۔ اور اللہ کے پاس بیٹھا ہے۔

محترم دوستو اصل میں ملا محمد اٹکی ہندوستان کے ہندو پنڈتوں کا زرخرید اور سکھایا ہوا ایجنٹ تھا اور اس کا اصل مقصد مسلمانوں کا ایمان خراب کر کے ہندوؤں کو مسلمانوں پر غلبہ دینا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔

ذکری مذہب کی چند خاص عقائد

(۱) ذکری فرقہ کے بانی ملا محمد اٹکی کے عقیدے کے مطابق شریعت محمدی ختم ہو گئی ہے۔

(۲) قرآن پاک میں جہاں جہاں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے یا جو آیات مبارکہ ان سے متعلق ہیں ان سے اصل مراد سید محمد جونپوری تھا۔

(۳) محمد عربی اللہ کا ایک نبی اور پیغمبر تھے اور ان پر اجمالی ایمان ضروری ہے۔ البتہ خاتم النبیین سید جونپوری ہے:۔

(۴) قرآن پاک دراصل سید محمد جونپوری پر نازل ہوئی ہے البتہ بواسطہ محمد عربیؐ نازل ہوئی ہے

(۵) قرآن پاک کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر اور صحیح جو سید محمد جونپوری سے بذریعہ ملا محمد اٹکی منقول ہے اور جو تفسیر و تعبیر حضرت محمدؐ نے کی ہے وہ صحیح و درست نہیں ہے

(۶) نماز روزہ اور حج کی فرضیت ختم ہو گئی ہے۔ اور ان کو فرض ماننے والا کافر ہے، کوہ مراد خانہ کعبہ اور حج بیت اللہ کا قائم مقام ہے

ذکری مذہب کا طریقہ عبادت:

ذکری مذہب میں درج ذیل عبادات ہوتے ہیں

سجدہ:۔ سجدہ کے لئے ایک وقت صبح صادق سے ذرا پہلے ہے۔ سجدہ کا طریقہ یہ ہے کہ عورت و مرد یکجا ہو کر باواز بلند چند کلمات پڑھتے ہیں۔ اور پھر بلا قیام و رکوع ایک طویل سجدہ پڑھتے ہیں اس میں دو کچھ اور پڑھتے ہیں، سجدہ کے لئے کسی خاص سمت کی طرف منہ کرنا متعین نہیں بلکہ گول دائرہ کی شکل میں اور ایک ایک دوسرے کے ردیف ہو کر سجدہ میں گرتے ہیں یہ ایک طویل سجدہ ہوتا ہے اس طرح دو دیگر سجدے ایک دوپہر کو ایک غروب آفتاب کے وقت ادا کرتے ہیں۔

چوگان:۔ چوگان ذکریوں کے نزدیک ایک نفلی عبادت ہوتا ہے اور کبھی کبھار ادا کرتے ہیں اس کے لئے رمضان اور دس ذوالحجہ کی رات منتخب کی جاتی ہے چوگان ادا کرنے کے لئے کوئی خاص وقت اور دن مقرر نہیں ہے۔ چوگان کا طریقہ یہ ہے کہ بہت سارے لوگ دائرے کی شکل میں کھڑے ہوتے ہیں ایک خوش آواز عورت درمیان میں کھڑی ہو کر بلوچی زبان میں کچھ اشعار خوش آوازی سے کہتی ہے۔ اور گرد کے رقص کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ چوگان دو تین گھنٹے یا پوری رات جاری رہتی ہے۔

روزہ ذکری ذوالحجہ کے پہلے دس دن روزہ رکھتے ہیں۔

ستائیس رمضان ان کے حج کی تاریخ ہے دس ذوالحجہ کو بھی ایک اجتماع کوہ مراد پر ہوتا ہے اس سے کم درجہ رکھتا ہے ادا حج اس طرح ہوتی ہے کہ کوہ مراد کے گرد ستائیس رمضان کو ایک طواف ساتھ مل کر کرتے ہیں۔ وہاں قربانی بھی کرتے ہیں، چند رات کو مسلسل چوگان ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ قیام پاکستان سے پہلے ۱۰ ذی الحجہ کو طواف کوہ مراد ہوتا تھا لیکن قیام پاکستان کے بعد غیر مسلم قرار پانے سے بچنے کیلئے ستائیس رمضان کی رات کو حج ادا کرتے ہیں۔ اور طواف کوہ مراد کو زیارت مشہور کر دیا۔

ذکریوں کے کتب

اس فرقے کے پاس اپنی کوئی خاص مطبوعہ کتاب موجود نہیں البتہ چند قلمی کتابیں ان کے پیشواؤں کے پاس ہیں

(۱) اسیر جہانی یہ کتاب دراصل سید محمد جونپوری کا سفرنامہ ہے، دوسری کتاب سیر نامہ ہے وہ بھی سفرنامہ ہے لیکن اس فرقہ کے خیالات اور عقائد کا ذخیرہ اس کتاب میں موجود ہے اس کتاب میں ایسی بہت ساری باتیں مل سکتی ہیں جو ناقابل اظہار و اشاعت ہیں۔

آخر میں میں اپنے موجودہ حکمرانوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ ذکریوں کے درج بالا عقائد کی روشنی میں ذکریوں کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا جائے۔ کیونکہ درج بالا عقائد کے مطابق کوئی بھی ذکری مسلمان نہیں ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور خاتم النبیین ہوں یعنی تمام انبیاء کا خاتم اور آخر

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ خاتم النبیین ہیں

حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین اس وقت لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس طرح تقریر فرمانے لگے جیسے کوئی رخصت ہونے والا کرتا ہے پس تین مرتبہ مکرر فرمایا کہ میں نبی امی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اسی حدیث کے آخر میں فرمایا کہ جب تک میں تمہارے اندر موجود ہوں۔ اس وقت تک میرے احکام سنتے اور ان کا اتباع کرتے رہو اور جب مجھے دنیا سے لے لیا جائے تو تم کتاب اللہ کو مضبوط پکڑو اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔

مرزائے قادیاں کا دعوائے مسیحیت و مہدویت اور غلط پیشگوئیاں

مولانا جمیل احمد ایم اے ◎ خطیب گسفورڈ مسجد برطانیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ میری اُمت میں تیس کذاب و دجال (فریبی دھوکہ باز) پیدا ہوں گے ہر ایک ان میں سے یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ تم جان لو کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں تیس جھوٹے مدعیان نبوت کی پیش گوئی کی ہے تاریخ گواہ ہے رسول اللہ کی دوسری پیش گوئیوں کی طرح یہ پیشگوئی بھی پوری ہو رہی ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ جب بھی کسی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تمام مسلمانوں نے متحد ہو کر اس کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں تین شخصوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان جھوٹے مدعیان نبوت اور اُن کے متبعین کی طرف صحابہ کرامؓ کی جماعتیں بھیج کر ان سب کی سرکوبی فرمائی۔ بعض افراد قتل ہوئے اور بعض نے توبہ کی۔

یہی سلسلہ مسلمانوں میں چلا آ رہا ہے کہ مدعیان نبوت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا گیا اور تمام صحابہؓ، تابعین، آئمہ مجتہدین سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہوگا۔ ایسا شخص دجال اور واجب القتل ہوگا۔ بلکہ امام ابوحنیفہؒ کا فیصلہ تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت تو کافر ہے ہی۔ لیکن اگر کوئی ایسے جھوٹے مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے تو وہ بھی کافر ہے کیونکہ اس شخص نے آپؐ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص کے باوجود مدعی نبوت سے معجزہ طلب کیا اور یہ فیصلہ کیوں نہ ہوتا، اس لئے کہ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن و حدیث میں اتنا واضح طور پر بیان کیا گیا ہے جتنا کہ توحید و رسالت۔ جیسے توحید و رسالت سے انکار کفر ہے اسی طرح ختم نبوت سے انکار بھی کفر ہے۔

انہی واضح دلائل اور مسلمانوں کے چودہ سو سالہ متفقہ عقیدہ سے گھبرا کر کبھی قادیانی حضرات جو کہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم مہدی، مسیح موعود اور اُمتی نبی اور اسی طرح ہم حضور اکرمؐ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں قادیانی حضرات نے مرزا طاہر کی ایک تقریر پمفلٹ کی صورت میں شائع کی ہے جس میں انہوں نے اپنے آپ کو مظلوم جماعت ثابت کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ ہم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی، عیسیٰؑ اور اُمتی نبی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی وہی عیسیٰ ابن مریم ہیں جن کا قرب قیامت میں نازل ہونا احادیث میں مذکور ہے اور مرزا مذکور وہی امام مہدی ہیں جن کا قرب قیامت میں ظہور احادیث میں مذکور ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ قادیانی یا خود سخت مغالطہ میں ہیں یا واقف ہیں سیدھے سادے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیئے پہلے ہم اس کا جائزہ لیں کہ آیا قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی "مسیح موعود" اور مہدی معہود" صحیح ہے؟ اور یہ کہ مرزا قادیانی اس کا مصداق بننے کا اہل ہے؟ اس کے بعد دوسرے نمبر پر ہم اس بات کا جائزہ لیں گے؟ کہ خود مرزا قادیانی کا اپنے بارے میں کیا دعویٰ ہے اور قادیانی حضرات مرزا کے بارے میں حقیقتاً کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ تیسرے نمبر پر ہم اس بات کا جائزہ پیش کریں گے۔ کہ مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے جو پیشگوئیاں کیں ان کو نعوذ باللہ خدا کی طرف سے الہام قرار دیا وہ کس قدر غلط ثابت ہوئیں۔ تو آیئے سب سے پہلے قادیانیوں کا دعویٰ "مسیح موعود" "مہدی معہود" اور اُمتی نبی"

مرزائیوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ سراسر غلط ہے قرآن مجید نے اس کی بھرپور تردید کی ہے۔ قرآن کریم کے پارہ ۶، رکوع ۲ میں مذکور ہے " اور وہ (یہودیوں) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع (اُٹھایا جانا) روح مع الجسم ہے نہ کہ صرف روح۔ اس لئے کہ روح تو ہر نبی بلکہ ہر انسان کی اللہ ہی کی طرف اُٹھائی گئی جس کو موت کہتے ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خاص طور پر اپنی طرف اُٹھائے جانے کا ذکر ان کے رفع جسمانی کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کی شاہد وہ بے شمار احادیث ہیں جن میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمانوں پر اُٹھا لیے گئے اور قرب قیامت میں آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ دجال کو قتل کریں گے، صلیب توڑیں گے اور جزیہ کو ختم کریں گے یہی مسلمانوں کا چودہ سو سال سے عقیدہ ہے قادیانی اس عقیدہ میں قرآن و احادیث اور مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے مخالف ہیں۔

قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی عیسیٰؑ ہیں اور وہی مہدی ہیں جن کا قرب قیامت میں آمد و ظہور احادیث میں مذکور ہے لیکن قادیانی بھول رہے ہیں کہ احادیث میں مہدی اور عیسیٰ کو دو الگ شخصیتیں بتایا گیا ہے نہ کہ ایک پھر یہ احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول شام میں بتایا گیا ہے نہ کہ قادیان میں۔ اسی طرح امام مہدی کی پیدائش مدینہ میں ہے اور بیعت مکہ ہے نہ کہ قادیان میں ہے۔ اسی طرح عیسیٰؑ کا دجال سے قتال امام مہدی سے مکہ مکرمہ کے بزرگوں کا بیعت

جونا اور اُمت مسلمہ کا اجماعی طور پر ان کو اپنا امیر تسلیم کرنا احادیث میں مشہور و معروف ہے قادیانی بتائیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں تو انہوں نے کس دجال کو قتل کیا اور اگر وہ مہدی معہود ہیں تو پھر اُن کو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں ہونا چاہیے تھا نہ کہ قادیان میں۔ پھر یہ بات بھی واضح رہے کہ امام مہدیؑ جن کا احادیث میں تذکرہ ہے ان کا نام احادیث میں محمد بن عبداللہ آیا ہے۔ نہ غلام احمد۔

عجیب بات ہے کہ قادیانی حضرت عیسٰی علیہ السلام اور امام مہدی کا ظہور جیسا کہ احادیث میں آیا ہے تسلیم کرتے ہیں لیکن جو علامات اور نشانیاں حضرت عیسٰی علیہ السلام اور امام مہدیؑ کی انہیں احادیث میں مذکور ہیں ان کو تسلیم نہیں کرتے۔ بالفاظ دیگر آدھی حدیث کو مانتے ہیں اور آدھی کو چھوڑتے ہیں سوال یہ ہے کہ حدیث کے جس حصے کو تسلیم کرتے ہو تو کس دلیل سے؟ اور اسی حدیث کے بعض حصے کو رد کرتے ہو تو کس دلیل سے؟ یا تو سرے سے ان تمام احادیث کا انکار کرو تاکہ مرزا کے مسیح موعود ہونے سے بھی انکار ہو جائے یا پھر پوری حدیث تسلیم کرو۔ تاکہ مرزا کے اندر وہ نشانیاں ہونے کے سبب مرزا کا مسیح موعود ہونا غلط ہو جائے۔

احادیث میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ عیسٰی علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محض ایک اُمتی کے طور تشریف لائیں گے۔ اور کوئی نئی الہامی کتاب پیش نہیں کریں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔ اسی طرح امام مہدی بھی ایک اُمتی ہوں گے۔ جو محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کا احیاء فرمائیں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے مختلف زبانوں میں لکھی ہوئی ایک کتاب بطور الہامی کتاب پیش کی کہ یہ (نعوذ باللہ) وحی الٰہی ہے۔ اگر مرزا قادیانی (بقول مرزائی حضرات) "مسیح موعود" اور "مہدی معہود" ہیں تو یہ الہامی کتاب کہاں سے آگئی پھر یہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور امام مہدی تمام مسلمانوں کو جوڑنے اور اُمت کو متحد کر کے کافروں سے جہاد کرنے آئیں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ چہ جائیکہ مرزا قادیانی اور اُن کی اُمت یہودیوں اور عیسائیوں سے جہاد کرتی یہودی اور عیسائی قادیانیوں کے مجاورادنی بنے ہوئے ہیں۔

یہ تو تھا اس بات کا جائزہ کہ مرزائیوں کا یہ دعویٰ کہ مرزا قادیانی صرف "مسیح موعود" "مہدی" "اور امتی نبی" ہے جو کہ فی الواقع غلط ثابت ہوا ہے۔

درحقیقت مرزائی ناواقف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ دعویٰ کرتے ہیں ورنہ ان کا یہ عقیدہ اور خود مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ اس سے بہت آگے ہے۔ مرزائی مرزا قادیانی کو مستقل نبی اور صاحب شریعت اور بلکہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و برتر تسلیم کرتے ہیں آیئے انہی کی کتابوں سے اس کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

اسی وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صہ مطبوعہ ربوہ)

قرآن مجید میں سورہ فتح کی اس آیت کو جو کہ خاص طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے بارے میں نازل ہوئی مرزا قادیانی نے کس ڈھٹائی سے اپنے آپ کو اس کا مصداق قرار دیا۔

دوسرا حوالہ ملاحظہ ہو۔

"اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود (مرزا) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰ طبع قادیان)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں یا بتبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا) کے ظہور سے پورا ہوا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ طبع اول)

ان دونوں عبارتوں کو ملاحظہ فرمایئے۔ جس میں واضح طور پر (نعوذ باللہ) خود مرزا قادیانی ہی کو رسول اللہ قرار دیا گیا ہے یہ اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجےٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی اُمت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کر آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفےٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

نیز یہ اشعار بھی ملاحظہ کیجئے۔

اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(اخبار الفضل قادیان ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

یہ چند حوالہ جات ہیں جن سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مرزائیوں کا عقیدہ مرزا کے بارے میں صرف "مسیح موعود" کا نہیں بلکہ وہ مرزا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت تسلیم کرتے ہیں۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس کے علاوہ بے شمار حوالہ جات ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نعوذ

باقی صفحہ ۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

نبوت کے مفہوم کی تحریف

ظلی اور بروزی کی ایجاد

مرسلہ: مولانا محمد اقبال قریشی ہارون آباد

اس مدعی نبوت نے دعوی نبوت کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ایک نئی چال یہ چلی کہ نبوت کی ایک نئی قسم ایجاد کی جس کا قرآن و سنت میں کوئی وجود و ثبوت موجود نہیں۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اس نے نبوت کے مفہوم میں وہ راستہ اختیار کیا جو ہندوؤں اور دوسری قوموں میں معروف ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کے جسم میں دوسرے کے روپ میں آسکتا ہے! اور پھر یہ کہا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل اتباع کی وجہ سے آپؐ کا ہم رنگ ہو گیا ہو، اس کا آنا گویا خود ہی آپؐ کا آنا ہے، وہ در حقیقت آپؐ ہی کا ظل اور بروز ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے دعوے سے عقیدۂ ختم نبوت متاثر نہیں ہوتا۔

مگر اوّل تو یہ خود ساختہ ایجاد نبوت اسلام میں کہاں سے آئی؟ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس کے علاوہ مسئلہ ختم نبوت چونکہ عقائد اسلامیہ کا ایک بنیادی عقیدہ ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو مختلف عنوانات سے مختلف اوقات میں ایسا واضح کر دیا ہے کہ کسی تحریف کرنے والے کی تحریف چل نہیں سکتی۔ اس جواب کی پوری تفصیل تو احقر کی کتاب "ختم نبوت" میں ہی دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں چند چیزیں بقدر ضرورت پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

صحیح بخاری و مسلم وغیرہ تمام کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت اسناد صحیح کے ساتھ آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا ہو اور اس کو خوب مضبوط اور مزین کیا ہو، مگر اس کے ایک گوشہ میں دیوار کی ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے چلیں پھریں اور تعمیر کو پسند کریں۔ مگر سب یہ کہیں کہ اس مکان بنانے والے نے یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی جس سے تعمیر بالکل مکمل ہو جاتی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ (قصر نبوت کی) وہ آخری اینٹ میں ہوں اور بعض الفاظ حدیث میں ہے کہ میں نے اس خالی جگہ کو پُر کر کے قصر نبوت کو مکمل کر دیا۔"

اس تمثیل بلیغ کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح ہے جس کے ارکان انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس میں صرف ایک اینٹ کے سوا کسی اور قسم کی گنجائش تعمیر میں باقی نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو پُر کر کے قصر نبوت کی تکمیل فرما دی۔ اب اس میں نہ کسی نبوت کی گنجائش ہے نہ رسالت کی۔ اگر نبوت یا رسالت کی کچھ اقسام مان لی جائیں تو اب ان میں سے کسی قسم کی گنجائش قصر نبوت میں نہیں ہے۔

صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ، حضرت ابوہریرہؓ کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بنی اسرائیل کی سیاست اور انتظام خود انبیاء کرام کے ہاتھ میں تھا جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کے قائم مقام ہو جاتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ میرے خلیفہ ہوں گے اور وہ بہت سے ہوں گے۔"

اس حدیث نے یہ بھی واضح کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا تو اُمّت کی ہدایت کا انتظام کیسے ہوگا؟ اس کے متعلق فرمایا کہ آپؐ کے بعد اُمّت کی تعلیم و ہدایت کا انتظام آپؐ کے خلفاء کے ذریعے ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے مقاصد نبوت کو پورا کریں گے۔ اگر ظلی بروزی کوئی نبوت کی قسم ہوتی یا غیر تشریعی نبوت باقی ہوتی تو ضرور تھا کہ یہاں اس کا ذکر کیا جاتا اگرچہ عام نبوت ختم ہو چکی مگر فلاں قسم کی نبوت باقی ہے جس سے اس عالم کا انتظام ہوگا۔

اس حدیث میں صاف واضح الفاظ میں بتلا دیا کہ نبوت کی قسم آپؐ کے بعد باقی نہیں اور ہدایت خلق کا کام جو پچھلی اُمتوں میں انبیاء بنی اسرائیل سے لیا گیا تھا وہ اس اُمّت میں آپؐ کے خلفاء سے لیا جائے گا۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع ہے:

"یعنی نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا بجز مبشرات کے۔"

مسند احمد وغیرہ میں حضرت صدیقہ عائشہؓ اور ام کرزکعبیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

"میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا بجز مبشرات کے۔"

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبشرات کیا چیز ہے؟ فرمایا۔

"سچے خواب جو مسلمان خود دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا دیکھے۔"

اس حدیث نے کس قدر وضاحت سے بتلا دیا کہ نبوت کی کوئی قسم تشریعی یا غیر تشریعی اور بقول مرزا قادیانی ظلی بروزی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد باقی نہیں صرف مبشرات یعنی سچے خواب لوگوں کو آئیں گے جن سے کچھ معلومات ہو جائیں گی۔

اور مسند احمد و ترمذی میں حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک رسالت اور نبوت میرے بعد منقطع ہو چکی ہے، میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نبی۔"

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ غیر تشریعی نبوت بھی آپؐ کے بعد باقی نہیں اور ظلی بروزی تو نبوت کی کوئی قسم ہی نہیں، نہ اسلام میں اس طرح کی چیز معروف ہے۔ اس جگہ ختم نبوت کی احادیث جمع کرنا مقصود نہیں وہ تو دو سو سے زیادہ رسالہ "ختم نبوت" میں جمع کر دی گئی ہیں۔ صرف چند احادیث سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ مرزا قادیانی نے جو بقاء نبوت کے لئے ظلی اور بروزی کا عنوان ایجاد کیا ہے، اوّل تو اسلام میں اس کی کوئی اصل و بنیاد نہیں اور اگر بالفرض ہوتی بھی تو ان احادیث مذکورہ نے واضح طور پر یہ بتلا دیا کہ آپؐ کے بعد نبوت کی کوئی قسم کسی طرح باقی نہیں ہے اور بالفرض ہوتی بھی تو ان احادیث مذکورہ نے واضح طور پر یہ بتلا دیا کہ آپؐ کے بعد نبوت کی کوئی قسم کسی طرح کی باقی نہیں ہے۔

اسی لئے صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک اُمّتِ مسلمہ کے سب طبقات کا اجماع اس عقیدہ پر رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی قسم کا نبی یا رسول نہیں ہو سکتا جو یہ دعویٰ کرے وہ کاذب، منکر قرآن اور کافر ہے اور صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا جس کی رو سے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت سے صدیق اکبرؓ خلیفہ اول کے عہد میں جہاد کر کے اس کو اور اس کے ماننے والوں کو قتل کیا گیا۔

ائمہ سلف اور علماء امت کے اقوال و تصریحات بھی اس معاملے میں رسالہ "ختم نبوت" کے تیسرے حصہ میں بڑی تفصیل سے لکھ دیئے ہیں۔ اس جگہ چند کلمات نقل کئے جاتے ہیں۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث متواترہ میں خبر دی ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ آپؐ کے بعد جو شخص اس مقام نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب، مفتری، دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ اگرچہ وہ کتنی ہی شعبدہ بازی کرے اور قسم قسم کے جادو اور طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے کہ سب کے سب محال اور گمراہی ہیں عقل والوں کے نزدیک جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی (مدعی نبوت) کے ہاتھ پر یمامہ میں اس طرح کے حالاتِ فاسدہ اور بے ہودہ اقوال ظاہر کرائے جن کو دیکھ کر ہر عقل و فہم والے نے سمجھ لیا کہ یہ دونوں کاذب اور گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔ اسی طرح جو شخص بھی قیامت تک نبوت کا دعویٰ کرے وہ کاذب و کافر ہے، یہاں تک کہ یہ مدعیانِ نبوت کا سلسلہ مسیح دجال پر ختم ہوگا۔"

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "الاقتصاد فی الاعتقاد" میں آیت مذکورہ کی تفسیر اور عقیدہ ختم نبوت کے متعلق یہ الفاظ لکھے:

"اس آیت میں کسی تاویل یا تخصیص کی گنجائش نہیں اور جو شخص تاویل کرکے اس میں کوئی تخصیص نکالے اس کا کلام ہذیان کی قسم سے ہے اور یہ تاویل اس کو کافر کہنے سے نہیں روک سکتی، کیونکہ وہ اس آیت کی تکذیب کر رہا ہے جس کے متعلق امت کا اجماع ہے کہ وہ مأوّل یا مخصوص بالکل نہیں۔"

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "شفاء" میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کافر اور کذاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا اور آیت مذکورہ کا منکر کہہ کر یہ الفاظ لکھے ہیں۔

"امت نے اجماع کیا ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے اور اس پر کہ اس آیت کا نفس مفہوم ہی مراد ہے بغیر کسی تاویل کے یا تخصیص کے اس لئے ان تمام فرقوں کے کفر میں کوئی شک نہیں (جو کسی مدعی نبوت کی پیروی کریں) کیونکہ ان کا کفر قطعی طور سے اجماع امت اور نقل یعنی کتاب و سنت سے ثابت ہے۔"

(معارف القرآن ج ۷ صفحہ ۱۶۰ تا صفحہ ۱۷۰)

(سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۸۱ تا صفحہ ۲۸۵)

ہلکی پھلکی مسکراہٹیں

● ایک عورت کے چار شوہر یکے بعد دیگرے مر چکے تھے، پانچواں شوہر مرض الوفات میں تھا، یہ اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگی اور اپنے شوہر سے کہنے لگی: "میرا کیا ہوگا! آپ مجھے کس کے سپرد کر کے جا رہے ہیں"۔ شوہر نے کہا... چھٹے بدنصیب کے سپرد کر کے جا رہا ہوں۔

● فرزدق مشہور شاعر تھا، اس نے ایک بچے سے کہا: بیٹے کیا تم اس بات سے خوش ہوگے کہ میں تمہارا باپ بن جاؤں" بچے نے کہا: اگر آپ ماں بن جائیں تو خوش ہوں گا"

● دو چوروں نے ایک گدھا چرایا، منڈی پر لے گئے تاکہ اس کو فروخت کر دیں، رستے میں ایک مچھلیاں بیچنے والا ملا، جس کے پاس ٹوکری میں مچھلیاں تھیں، ماہی نے کہا: یہ گدھا بیچتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! ماہی نے کہا: میرا یہ ٹوکرہ ذرا اپنے پاس رکھو میں ذرا اس کی چال دیکھتا ہوں، وہ دونوں چور وہاں پر کھڑے ہوئے یہ گدھے پر بیٹھا ذرا دوڑایا پھر واپس آیا اور دوسری طرف نکل گیا اور گدھا لے کر چلا گیا، جب کافی دیر تک واپس نہ آیا تو وہ سمجھ گئے ... کہ کوئی چور تھا، گھر والوں نے پوچھا: گدھے کو کس قیمت پر بیچا؟ تو چوروں نے جواب دیا: جس قیمت پر خریدا تھا، اسی قیمت پر بیچا ہے، نفع میں یہ مچھلیوں کا ٹوکرہ ملا ہے ——— مطلب یہ تھا کہ وہ چوری کا تھا اور ہم سے بھی چوری کر کے لے گیا اور نفع میں یہ مچھلیوں کا ٹوکرا ملا ہے۔

بزمِ ختم نبوت

دھنوٹ نزد کہروڑ پکا میں تحریک زوروں پر ہے

ایک دوست کے توسط سے ہفت روزہ ختم نبوت کو پڑھنے کا موقع ملا اس ہفت روزہ میں شیزان کے بائیکاٹ کی مہم قابل تحسین ہے۔ ختم نبوت مرزائیوں کے منہ پر ایک زبردست طمانچہ ہے اگر ہمارے دوست خود پڑھنے کے بعد رسالہ دوسرے دوست کو دیتے رہیں تو انشاءاللہ مرزائیوں کے عزائم خاک میں مل جائیں گے ہمارے شہر دھنوٹ میں تحریک تحفظ ختم نبوت زوروں پر ہے۔ انشاءاللہ یہ تحریک قادیانیت کے خاتمہ تک جاری رہے گی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو استقامت عطا فرمائے اور یہ رسالہ ختم نبوت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔

اے ڈی انجم ریاض آباد کالونی دھنوٹ لودھراں۔

محسن انسانیت کے عنوان پر تقریر کی

رسالہ ختم نبوت مسلمانان عالم اسلام کا ترجمان رسالہ ہے جس کیلئے بے حد مضطرب رہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے شاگرد اور اپنے طالب علموں کو بھی مطالعہ کے لئے دیتا ہوں، وہ بھی کافی خوش ہوتے ہیں ہر ٹیچر اسے دلچسپی سے پڑھتا ہے ہم نے رسالہ سے محسن انسانیت کے عنوان سے ایک تقریر بھی اخذ کی ہے جو کہ ہائی سکولوں کے مقابلے کے لئے بہت ہی عمدہ تقریر تھی جس نے سنا اس نے سراہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اور اس کے معاونین کو ختم نبوت کے لئے مزید محنت کرنے کی توفیق دے۔

دعا گو حافظ عبدالواحد ولالی ٹیچر ہائی سکول جیٹھہ بھٹہ

ختم نبوت زندہ باد

محمد رمضان، شوکت سبزی فروش کرور لعل عیسن

ختم نبوت ہمارے ایمان کا جزو ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا خواہ مرزا قادیانی ہو یا کوئی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور فتنہ قادیانیت کا خوب تعاقب کر رہا ہے یہاں بھی یہ پرچہ آپ کے نمائندے حافظ خلیل احمد صاحب فاروقی چوک کی معرفت پابندی سے مل رہا ہے ہم اس شاندار پرچے کی کامیاب اشاعت پر تمام ادارہ کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

رسالہ اب دیہات میں بھی پہنچ رہا ہے

(عجیب و غریب موتیوں کا ہار)

طالب علمی کے زمانہ میں بار بار رسالہ ختم نبوت پر نظر پڑی لیکن فرصت نہ ہونے کی وجہ سے مفصل نہ پڑھ سکے۔ آج اتفاقاً شمارہ نمبر ۲۶، ۲۷ مفصل پڑھنے کا موقع ملا۔ شیزان کی مصنوعات سے بائیکاٹ کے متعلق عرض ہے کہ یہ بہت ضروری ہے۔ ہمارے اکثر دیہاتی ایسے مسائل سے ناواقف ہیں۔ میں بہت خوش ہوں کہ رسالہ ختم نبوت اب دیہاتوں میں پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ میں آپ صاحبان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

رئیس خان جماعت ہشتم N۲ سکول اٹک

تمام رسالوں سے بہتر پایا

غلام رسول ربانی قصبہ کالونی کراچی

آپ کا رسالہ پاکستان کے تمام رسالوں سے بہتر پایا مرزائیت کا کامیاب سراغ نکالنے پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں ہفت روزہ ختم نبوت میں موجودہ اکابرین علماء دیوبند کے انٹرویوز کا سلسلہ شروع فرمائیں اس سے ہماری ختم نبوت سے گہری عقیدت میں اضافہ اور اکابرین کے سلسلہ میں معلومات کا سبب بنے گا، جس کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ میں اب ختم نبوت کا باقاعدہ قاری ہوں۔

"نظم در مدح قرآن مجید"

مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی (انڈیا)

غضب ہے ہم کو اب حاصل نہیں ہے لطف روحانی
بھلا دیں آہ دل سے ہم نے تعلیمات قرآنی
وہ قرآں آخری پیغام ہے جو رب عزت کا
مبارک ہو مبارک، قدر اس کی جس نے پہچانی
وہ قرآں، بزم روحانی ہوئی آباد پھر جس سے
وہ جس نے دور کر دی تھی دُنیا کی پریشانی
وہ قرآں جو سراپا نور ہے رحمت ہے برکت ہے
پلاتا ہے جو اپنے عاشقوں کو جام عرفانی
وہ قرآں جس کی برکت کا بیاں ہو ہی نہیں سکتا
بناتا ہے جو اپنے ماننے والوں کو ربانی
وہ قرآں جو غذا بھی ہے دوا بھی ہے شفا بھی ہے
وہ قرآں جس سے طے ہوتے ہیں سب درجات روحانی
وہ جو ابر کرم بن کر جہاں میں چار سو برسا
وہ جس سے ہر طرف جاری ہوئے درجات ایمانی
وہ جس کے حکمراں ہوتے ہی دُنیا بن گئی جنت
نرالا ہے جہاں میں جس کا آئین جہانبانی
وہ جس کا ایک نقطہ بھی نہ بدلے گا قیامت تک
وہ جس کی خود خدائے پاک کرتا ہے نگہبانی
مرا پیغام ہے سارے زمانے کے لئے احمد
مرا پیغام کیا ہے بلکہ ہے پیغام ربانی

قادیانیت کا نام و نشان بھی نہ ہو گا،

محمد عثمان غنی لیاقت کالونی حیدرآباد

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا کافی عرصے سے قاری ہوں مگر خط لکھنے کی پہلی بار جسارت کر رہا ہوں مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے یہ رسالہ پاکستان کے دینی رسالوں سے بہت اچھا ہے۔ آپ لوگ جو عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام کر رہے ہیں جو قابل تعریف ہے انشاءاللہ آپ لوگوں کی محنت رنگ لائے گی عنقریب یہ فتنہ اپنی موت آپ مرجائے گا اور وہ وقت دور نہیں جب دنیا میں قادیانیت کا نام و نشان بھی نہ ہوگا اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو قوت اور ہمت عطا فرمائے۔

قادیانیوں کے لئے کھلی تلوار

مولانا عبد اللہ ترکسیر۔ انڈیا۔

یہ رسالہ مفید اور قادیانیوں کے لئے کھلی تلوار والا رسالہ ہمیں پابندی سے وصول ہو رہا ہے اور ہم انکے مضامین سے مستفیض ہوتے ہیں۔ ترسیل رسالہ اور خدمت دینیہ پر ہم آپ کے ممنون ہیں۔

شیزان کا بائیکاٹ جاری ہے،

عبدالرؤف کچا کھوہ خانیوال۔

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں رسالہ پڑھ کر دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں نیز رسالہ قادیانیوں کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہنے کے لئے عالم اسلام کو آگاہ کرنے کا ایک موثر اقدام ہے با قاعدگی سے خود بھی مطالعہ کرتا ہوں اور دیگر احباب کو بھی رسالہ مہیا کرتا ہوں ہمارے علاقے میں شیزان کا بائیکاٹ جاری ہے۔

مسحور کن ٹائیٹل

شمس الہدیٰ ربانی قصبہ کالونی کراچی۔

ختم نبوت کا مسحور کن ٹائیٹل اور دلفریب صفحات یقیناً قادیانیوں کے دلوں پر آسمانی بجلی بن کر کوندتے ہیں۔ مرزا غلام افرنگ قادیانی علیہ ما علیہ کی شخصیت سے جس طرح آپ نقاب اٹھا رہے ہیں یقیناً بارگاہ الٰہی میں آپ کے لئے سرخروئی کا باعث ہوگا۔

شاہ جی نے فرمایا

ہندوستان کے مردہ مسلمانو! تم کون سے صور اسرافیل کے منتظر ہو؟ ہندو آزادی مانگ رہا ہے اور تم بے حس و حرکت پڑے ہو یاد رکھو ہندو انگریز سے زیادہ کینہ صفت دشمن ہے اگر تم اس کے غلام بن گئے تو مٹ جاؤ گے۔ اگر تم غلام ہی رہنا چاہتے ہو تو موجودہ قفس میں کون سی برائی ہے۔ قفس تو بہرحال قفس ہی ہے خواہ وہ انگریز عیار کا ہو یا ہندو مکار کا، پس اگر تم اپنے رشتہ فلاح میں بدبختی اور غلامی کی گرہ نہیں لگانا چاہتے ہو تو کسی صور اسرافیل کا انتظار کئے بغیر اپنے الگ ملک کے حصول کے لئے جنگ آزادی لڑو۔ ہندو دوں سے زیادہ تو تم کو وطن کی ضرورت ہے ہندو اپنے تمام مردے ایک گڑھے میں ڈال کر جلا سکتا ہے۔ لیکن تم ایسا نہیں کر سکتے اُسے زندہ رہنے کے لئے زمین کی ضرورت ہے۔ لیکن مسلمانوں کو زندہ رہنے کے لئے دو فٹ اور مرنے کے لئے ۲ فٹ زمین کی ضرورت ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑ پکا کے زیر اہتمام منعقدہ

ختم نبوت کانفرنس

بمقام جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا

مورخہ 2، 3 مارچ، بروز بدھ، جمعرات شب و روز

نوٹ: ان مقرر علماء کی دستار بندی بھی ہوگی۔

زیر صدارت: شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (کندیاں شریف)

مہمان خصوصی: پیر طریقت حضرت مولانا سید انور حسین صاحب نفیس الحسینی مد ظلہ لاہور۔

اسماء گرامی علماء کرام وخطباء عظام۔

• شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ گوجرانوالہ • استاد المناظرین حضرت علامہ مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ ملتان • شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہ کہروڑ پکا • خطیب خوش الحان حضرت مولانا قاری عبدالحئی صاحب عابد لاہور • مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مدظلہ ملتان • خطیب شیریں بیان حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب ملتان • شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ملتان • مقرر خوش الحان حضرت مولانا عبدالغفور صاحب حقانی شجاع آباد • جانشین دین پوری حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ندیم دین پوری • خطیب ربوہ حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی ربوہ • خطیب ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بہاولپور • خطیب اہل سنت حضرت مولانا حافظ خدا بخش صاحب نعل مبین کراچی • شاعر ختم نبوت جناب سید محمد امین گیلانی صاحب • تلاوت جناب قاری ریاض سعید صاحب بہاولپور
• حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، بہاولپور

نونہالان ختم نبوت

مرتب: اسمٰعیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک:

ساجد الرحمٰن اکمل ـــــــ جنڈ افوالہ کلاں

قدم مبارک: میانہ اور موزوں اندام۔

رنگ مبارک: گورا، تاباں، سرخی مائل۔

چہرہ مبارک: بدر کی طرح گولائی لئے۔ مگر اس سے کہیں زیادہ حسین۔

پیشانی مبارک: کشادہ اور سراج منیر کی مانند دمکتی ہوئی۔

ابرو مبارک: خم دار، باریک اور گنجان، جدا جدا۔

ناک مبارک: بلندی مائل، نورانی چمک لئے۔

چشم مبارک: آنکھیں بڑی، پلکیں دراز، نظر نیچی، آنکھوں میں سرخ ڈورے۔

رخسار مبارک: ہموار اور ہلکے، یعنی بہت پر گوشت نہ تھے

گوش مبارک: ہر دو گوش کامل وتام تھے۔

دہان مبارک: فراخ تھا۔

لعاب دہن: زخمی اور بیماروں کے لئے شفا تھا۔

دندان مبارک: باریک آب دار، سامنے کے دانتوں میں خوشنما ریخیں۔

سر مبارک: بڑا، مگر اعتدال اور مناسبت کیساتھ۔

گردن مبارک: پتلی، لمبی، چاندی جیسی اجلی اور خوشنما تھی۔

دست مبارک: کف دست اور بازو پر گوشت، نرم، ہاتھوں سے خوشبو آتی تھی۔

سینہ مبارک: کشادہ تھا، سینہ سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر۔

شکم مبارک: سینہ مبارک اور شکم مبارک ہموار اور برابر تھے۔

پشت مبارک: صاف اور سفید، ہر دو شانہ کے درمیان گوشت کا ابھار جسے "مہر نبوت" کہتے ہیں۔

ہتھیلیاں مبارک: پر گوشت اور چوڑی تھیں۔

جلد مبارک: نرم تھی، بغیر خوشبو لگائے بہترین خوشبو آتی تھی۔

موئے مبارک: سر مبارک کے بال قدرے خمدار، بہت پیچیدہ تھے، نہ بالکل سیدھے، بدن پر زیادہ بال نہ تھے، کندھوں، بازوؤں اور سینہ پر تھوڑے بہت بال تھے۔

داڑھی مبارک: گھنی تھی۔

آخری عمر میں سر مبارک اور داڑھی مبارک میں، تقریباً سترہ بال سفید تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکل وشباہت اور عادات واخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشابہ تھے۔

(استفادہ سیرت طیبہ)

حضورؐ کے یار غار ـــــ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قاری شاہد ندیم ـــــ شاکوٹ

اسلام لانے سے پہلے آپ کا نام عبد الکعبہ تھا، آنحضرتؐ نے بدل کر عبد اللہ کر دیا، آپ کی کنیت ابوبکر تھی اور اسی نام سے زیادہ مشہور تھے اور آپ کا لقب صدیق تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو عطا کیا تھا، آپ کے والد کا نام ابو قحافہ تھا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام سلمیٰ تھا چھٹی یا ساتویں پشت آپؓ کی آنحضرتؐ سے مل جاتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ سے اڑھائی برس چھوٹے تھے بچپن میں آپ عمدہ اخلاق کے حامل تھے، جوانی میں تجارت کا پیشہ اپنایا، اپنی فہم وفراست کی بدولت جلد ہی بہت مشہور ہو گئے اکثر لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے، آپ شراب سے سخت نفرت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا آپ نے بلا طلب معجزہ نبوت کی تصدیق فرمائی، چنانچہ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ابوبکر صدیقؓ ہیں، آپ نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ساتھ مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، جب آنحضرتؐ نے مدینہ سے ہجرت کی تو آپ غار ثور میں تین دن رہے، اس لئے آپ کو یار غار بھی کہتے ہیں۔ تقریباً تمام غزوات میں آپ حضورؐ کے ساتھ شریک رہے، نو ہجری میں آپ امیر حج بنائے گئے آنحضرتؐ کے علالت کے دنوں میں آپ کو امامت کے لئے مقرر کیا، آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بھی بنائے گئے، خلیفہ مقرر ہونے کے دوسرے دن آپ نے مسجد میں تقریر میں فرمایا: اے لوگو میں تم پر حاکم بنایا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھی بات کروں تو میری مدد کرنا، اگر میں بری بات کروں تو میری اصلاح کرنا سچائی امانت ہے، میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرنا، اگر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم بھی میری اطاعت نہ کرنا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو بہت سی مشکلات ایک امتحان کی طرح سامنے کھڑی تھیں، آپ نے اپنی فہم وفراست اور تدبیر کی بدولت جلد ہی اس پر قابو پا لیا، آپ کی زندگی کے بڑے کارناموں میں یہ ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا جمع قرآن اور اصول فقہ کی نئی داغ بیل ڈالی، اس کے علاوہ

آپ کے عہد خلافت میں عراق اور شام کے کچھ علاقے فتح ہوئے آپ نے ملک عرب کو مختلف صوبوں میں تقسیم کر کے علیحدہ علیحدہ گورنر مقرر کئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اخلاق آنحضرتؐ سے ملتے جلتے تھے، آپ دوسرے صحابہ کرام سے بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ کی خلافت سوا دو سال رہی آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔

پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں

حافظ د م مزاری خانپور

۱۔ حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۔ شراب نوشی گناہوں کی جڑ ہے۔

۳۔ پہل کرنے والا ساتھ سلام کے بری ہے تکبر سے۔

۴۔ دنیا مومن کے لئے جیل خانہ ہے کافر کیلئے بہشت ہے۔

۵۔ مسواک کرنا آرہے منہ کی صفائی اور رضائے رب کیلئے

۶۔ صفائی نصف ایمان ہے۔

۷۔ چغل خوری زنا سے زیادہ سخت ہے۔

۸۔ زیادہ توبہ کرنے والا گناہوں سے اس کے مثل ہے جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔

۹۔ دولت مندی پیدا کرتا ہے نفاق کو دل میں جیسا کہ اگاتا ہے پانی کھیتی کو۔

۱۰۔ امانت دار سچا تاجر قیامت کے دن انبیا، اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۱۱۔ گناہ کبیرہ میں سے ہے شرک باللہ، والدین کی نافرمانی کسی جان کو ناحق قتل کرنا، اور جھوٹی قسمیں اٹھانا

۱۲۔ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں

۱۳۔ حقیقی مجاہد وہ ہے جو جہاد کرے اپنے نفس سے اللہ کی اطاعت میں، حقیقی مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو۔

۱۴۔ بہترتم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

۱۵۔ دو حریف کبھی بھی سیر نہیں ہو سکتے پہلا علم کا حریص نہیں سیر ہوتا، اس سے دوسرا دنیا کا حریص دنیا سے کبھی سیر نہیں ہوتا

۱۶۔ تحقیق یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی کو ملتے وقت خندہ پیشانی سے ملے۔

۱۷۔ تحقیق وہ چیزیں جو ملیں گی مومن کو مرنے کے بعد اس کے عمل سے اور اس کی نیکیوں سے (۱) وہ علم جو خود سیکھے اور اس کو پھیلائے (۲) اور لڑکا چھوڑے اس حال میں کہ اس کو کسی نیک کام مشغول کر جائے (۳) یا مسجد کی تعمیر کرائی ہو (۴) یا کوئی سرائے بنایا ہو (۵) مسافروں کے لئے یا نہر کھدائی، لوگوں کو فائدہ کے لئے (۶) یا صدقہ جاریہ جو نکالا ہو اپنے مال سے اپنی تندرستی اور حیاتی میں یہ چیزیں ملیں گی مردہ کو بعد مرنے کے۔

۱۸۔ بیشک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم گڑھوں میں ایک گڑھا ہے۔

شہادت اور فرمان رسولؐ

انعام الحق معصوم ——— ملتان

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت، نہ کشور کشائی

شہادت ایک ایسا جام شیریں ہے کہ جس کی آرزو ہر مرد مومن کرتا ہے کیونکہ شہادت کا درجہ حاصل کرنا اجر عظیم اور بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ؎

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

فلسفۂ شہادت بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔" (بخاری و مسلم)

آپ نے ارشاد فرمایا:

"شہید کے (خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی) بخشا جاتا ہے۔ (نزع کے وقت اسے) جنت میں اس کی رہائش گاہ دکھائی جاتی ہے، اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے، وہ بڑی گھبراہٹ (عذاب دوزخ) سے مامون رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا۔"

مزید ارشاد فرمایا:

جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دنیا میں اس خیال سے واپس آنے کو پسند نہیں کرے گا کہ زمین میں جو کچھ ہے، اس کو پھر مل جائے، ہاں شہید یہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ مارا جائے اس لئے کہ وہ شہادت کی عظمت اور ثواب دیکھتا ہے۔"

شہید کے خون کی بو کے بارے میں بخاری و مسلم میں حدیث مبارک ہے۔

جو شخص خدا کی راہ میں زخمی کیا جائے ۔ تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا۔ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی بو مشک کی سی ہوگی"

جہاد کی اہمیت کے بارے میں آنحضرتؐ کی حدیث مسلم شریف میں ہے:

جو شخص مارا گیا اور جہاد نہ کیا اور جہاد کا خیال بھی کبھی اس کے دل میں نہ آیا تو اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہوئی"

ترمذی اور ابوداؤد کی حدیث ہے۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

ہر شخص کا عمل مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو خدا کی راہ میں محافظت کرتا ہوا مرے اس شخص کا عمل اور اس کا ثواب قیامت تک بڑھتا رہے گا اور قبر کے فتنے سے مامون رہے گا۔"

ان احادیث مبارکہ سے شہید اور شہادت کے مقام کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

اخبار ختم نبوت

لالہ موسیٰ میں غازی علم الدین شہیدؒ فورس کا قیام

رپورٹ، فیصل نعمان بٹ

گذشتہ دنوں لالہ موسیٰ میں فتنۂ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے مسلمان نوجوانوں پر مشتمل غازی علم الدین شہید فورس پاکستان لالہ موسیٰ کا قیام عمل میں آیا جس کے سرپرست جناب الحافظ محمد افضل قادری صاحب متفقہ طور پر منتخب ہوئے الحافظ محمد افضل قادری صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ غازی علم الدین شہید فورس فتنۂ قادیانیت کے خلاف جہاد کرے گی اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے قادیانیت کے بھیانک عقائد وجرائم سے عوام الناس کو روشناس کروائے گی اور اگر اس راہ میں جان کی بازی بھی لگانا پڑی تو یہ سودا مہنگا نہیں۔ انہوں نے اپنے مطالبہ میں اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ لالہ موسیٰ میں قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین کا نوٹس لیں کیونکہ یہ سراسر مسلمانوں کی دل آزاری اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان نوجوان قادیانیوں کی اس حرکت قبیح سے کسی وقت بھی مشتعل ہو سکتے ہیں اور پھر حالات کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہو گی۔

پاکستان ٹی وی کا بگڑا ہوا قبلہ فوراً درست کیا جائے

حاجی عبدالحمید رحمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست اور عالمی دعوت اسلامیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حاجی عبدالحمید رحمانی نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق وزیر اعظم محمد خان جونیجو اور وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات قاضی عبدالمجید عابد سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ٹی وی ڈراموں میں رومانس اور حقیقی زندگی سے دور ٹی وی پروگراموں کا فوری نوٹس لیں کیونکہ ان کی وجہ سے ٹی وی کا قبلہ بری طرح بگڑ چکا ہے اور پاکستان کا ٹی وی بھی بھارت کے ٹی وی پروگراموں کے نقش قدم پر چل نکلا ہے۔ حاجی عبدالحمید رحمانی گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے صدر محمد متین خالد کی طرف سے پیش کردہ ایک قرارداد پر بحث میں حصہ لے رہے تھے جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ٹی وی کا قبلہ درست کیا جائے محمد متین خالد نے کہا کہ ٹی وی پروگراموں میں عشق ومحبت پر مبنی مکالموں اور کہانیوں کے سبب گھروں میں جوان بہن بھائیوں اور بیٹیوں کے ساتھ دیکھتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ پروڈیوسروں نے یہ بات فراموش کر دی ہے کہ پاکستان براعظم یورپ کی بجائے براعظم ایشیا کا ایک مشرقی ملک ہے جس کا اپنا تشخص اور مشرقی روایات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹی وی ڈراموں میں اونچی سوسائٹی کی مصنوعی اور غیر حقیقی زندگی کی نمائندگی بہت بڑھ گئی ہے۔ لیکن کھیتوں میں کام کرنے والے کسانوں، مزارعین، مزدوروں، دکانداروں، طلبہ کے مسائل، دین اسلام کی ابدی روایات کے بارے میں کوئی ٹھوس پروگرام یا ڈرامہ پیش نہیں کیا جاتا۔ متفقہ طور پر منظور کی جانے والی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ موجودہ ٹی وی پروگراموں اور ڈراموں سے نوجوان نسل کے اخلاق اور کردار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اس گہری سازش کے پس پردہ عناصر کا محاسبہ کیا جائے۔

انچارج چوکی پولیس کی ستم ظریفی پر احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک وفد نے مجلس ہذا کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب کی قیادت میں جناب خان محمد اسلم خان لودھی صاحب ڈی ایس پی ننکانہ صاحب سے ملاقات کی اور پولیس چوکی انچارج کے خلاف شکایت کی کہ موصوف پکے مرزائی نواز ہیں اور قادیانیوں سے بھاری رشوت لے کر مسلمان نوجوانوں کو تنگ کرتا ہے جس کی وجہ سے مذہبی حلقوں میں چوکی انچارج کے خلاف کشیدگی پائی جاتی ہے۔ مجلس ہذا کے صدر محمد متین خالد نے ڈی ایس پی صاحب سے درخواست کی کہ پولیس چوکی انچارج جیسے گھٹیا اور کم ظرف شخص سے مسلمان نوجوانوں کی تذلیل ذکروائیں۔ ڈی ایس پی صاحب محمد اسلم خان لودھی صاحب نے وفد کی گذارشات کو نہایت محبت اور دلچسپی سے سنا۔ اور پورا یقین دلایا کہ وہ متعلقہ شخص کے خلاف پوری کاروائی کریں گے۔

مجلس ہذا کے سرپرست نے ڈی ایس پی صاحب کی اس مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب علیل ہوگئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر اور خطیب مرکزی جامع مسجد حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب مدظلہ، شدید علیل ہوگئے ہیں، مولانا ایبٹ آباد کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مجلس کے بزرگان دین اور تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ مولانا کی صحت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت اخلاص سے دعا فرمائیں۔

وزارت مذہبی امور کے اقدام پر اظہار مسرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزارت مذہبی امور کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے جس کی رو سے تمام اضلاع کے حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیئے جائیں انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس کی تحریک پر ملک بھر میں مسلمانان پاکستان قادیانی مردے کو اپنے قبرستانوں میں دفن نہیں ہونے دیتے۔ بعض جگہوں پر قادیانی شرارت کے طور پر چوری کی رات کو اپنے ناپاک مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیتے ہیں جس کو مسلمان فوری طور پر انتظامیہ کے ذریعے اپنے قبرستان سے باہر نکلوا دیتے ہیں جبکہ اسلام اور قانون کی رو سے قادیانی غیر مسلم اپنے مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کر سکتے مولوی فقیر محمد نے کہا کہ قادیانیوں کی کلمہ مہم کی ناکامی کے بعد مردہ مہم بھی ختم ہوگئی ہے۔ انہوں نے پاکستان کے مسلمانوں کو مبارکباد دی ہے اور اپیل کی ہے کہ قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھا جائے اور حکومت سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں سے مینار ہٹانے کے لئے فوری کاروائی کی جائے۔

جناب محمد اسلم عظیم کو صدمات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں ضلع قصور کے جنرل سیکرٹری جناب محمد اسلم عظیم کے جواں سال نا یہ زاد بھائی انتقال کر گئے ان کا ایک بھتیجا ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ صدمات ان کے خاندان کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان صدمات کے برداشت کی ان کو توفیق دے اور ان کے دلوں کو سکون بخشے اور مرحومین کی مغفرت فرمائے ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور ان کی طمانیت قلب کے لئے دعا گو ہے۔

ضلع خوشاب میں قادیانیوں کا بہت بڑا پروگرام ناکام ہو گیا

روڈہ (نمائندہ ختم نبوت) جمعہ ۲۵ ستمبر کو چوک گرو ٹے کے بالکل قریب ڈیرہ امید علی ورک پر قادیانیوں کا جلسہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر ہونا تھا اس پروگرام کے لئے روٹیاں پکانے والی مشین آئی ہوئی تھی اور پورے علاقہ کے قادیانی جمع ہونے تھے اور جو جلسہ ان کا ربوہ ہوتا تھا وہ یہاں کرنا چاہتے تھے۔ مجاہدین ختم نبوت روڈہ کو ایک دن پہلے پتہ چلا تو انہوں نے سرگودھا کے مجاہد مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سے رابطہ قائم کیا مولانا طوفانی صاحب فوری طور پر یہاں آ گئے اور حالات کا جائزہ لیا اور اسی وقت شام کو ضلع خوشاب کے ڈی سی صاحب وغیرہ سے بات کی اور راتوں رات ان کے ڈیرہ پر پولیس پہنچ گئی اور جلسہ سے روک دیئے گئے اور صبح کو جمعہ کے موقع پر چوک گرو ٹے والی مسجد میں مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا مفصل خطاب فرمایا اور جمعہ کے بعد صوفی جمال الدین نے بیان کیا اور احتجاب عمل میں لایا گیا اور تقریباً اکثر قادیانیوں کے ڈیرہ جات حکومت کی سکیم تحت سرے میں آ گئے ہیں اور عنقریب یہاں سے بھاگ نکلیں گے اور اب ان کو کوئی جگہ نہیں مل رہی جہاں اپنا ٹھکانہ کر لیں جوہر آباد میں مرزائیوں کے لئے جگہ خریدنے لگے مسلمانوں کو پتہ چل گیا ہے وہاں سے بھی مایوس ہیں۔ چوک گرو ٹے کے قریب پل نمبر ۱۵ پر ایک مستقل جگہ خریدنے لگے مسلمانوں قوم کو پتہ چل گیا انہوں نے کہا کہ جس نے ان کو جگہ دی ہم ان سے بھی بائیکاٹ کریں گے۔

ٹنڈو آدم میں ختم نبوت طلبہ کا قیام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم میں گورنمنٹ نور علی گڑھ کالج ٹنڈو آدم کے طلبہ کی جانب سے "ختم نبوت طلبہ تحریک" کا قیام عمل میں آیا کارکنان بڑی تعداد میں شریک ہوئے مجاہد ختم نبوت مولانا احمد میاں حمادی صاحب نے طلبہ کو قادیانی فتنے سے آگاہ کیا اور لٹریچر تقسیم کیا بعد میں چائے سے تواضع کی گئی اور بعد میں حضرت مولانا حمادی نے اختتامی دعا کرائی عہدیداران کے نام اور عہدے مندرجہ ذیل ہیں۔ شاہد مصطفےٰ شیخ صدر، محمد سلیم دانش جنرل سیکرٹری، شمیم رضا صدرانی، جوائنٹ سیکرٹری ساجد شیخ، پریس سیکرٹری، علیم احمد رابطہ سیکرٹری، عبدالقیوم فرخ۔

تمام اختلافات قادیانی سازشوں کی پیداوار ہیں

جمعیت طلباء اسلام صوبہ سندھ کے معاون کنوینر محمد یعقوب الانور کھوسہ نے کہا کہ آج اس ملک میں فتنہ قادیانیت موجود ہے اس لئے ملک اندرونی اور بیرونی سازش کا شکار ہے۔ تمام اختلافات وفسادات قادیانی کرا رہے ہیں۔ قادیانیوں کی ناپاک عزائم کے خاتمہ کے لئے ملک کے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک ہو کر قادیانیت کو اس ملک سے نکال دیں جب تک قادیانیت کا خاتمہ نہیں ہو گا تب تک مسلمانان پاکستان سکون کی زندگی بسر نہیں کر سکتے اور اس ملک کو خطرہ ہی خطرہ لاحق ہو گا ہمارے اکابرین حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حضرت سید محمد یوسف بنوری حضرت لعل حسین اختر نے جو قربانیاں دی ہیں وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ملا کر مقابلہ کیا اور فتنہ قادیانیت کے خلاف حق کا علم کو بلند کیا۔ محمد یعقوب الانور کھوسہ نے جمعیت طلباء اسلام کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور قادیانیت کے خلاف حق کے علم کو بلند کریں۔

ختم نبوت کے رہنما دنیا بھر فتنہ قادیانیوں کے خلاف دورہ کر رہے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ ساہیوال مقتول گاہ سکھر کے مجرموں کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔

سالانہ اجتماع جماعت نقشبندیہ موسویہ

جماعت نقشبندیہ موسویہ جلالپور پیروالا کا سالانہ اجتماع حسب سابق امسال بھی ۲۶-۲۷ رجب المرجب بروز بدھ جمعرات دارالعلوم موسویہ نقشبندیہ جلالپور پیروالا جامع مسجد نقشبندی موسوی میں منعقد ہو گا۔ جس میں مشائخ کرام تشریف لا کر مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمائیں گے

نیو دنیا پور میں قادیانی شرارتوں کا نوٹس لیا جائے

ڈپٹی بدین سے مطالبہ

ٹنڈو غلام علی اور نیو دنیا پور کے باشندوں نے ڈپٹی کمشنر بدین اور ایس پی بدین سے مطالبہ کیا ہے کہ نیو دنیا پور میں واقع میوزک سینٹر جو کہ قادیانیوں کا ہے جو مسلسل میوزک سینٹر پر قرآن شریف کی تلاوت کی ہوئی کیسٹیں اور نعتیہ کیسٹیں بجاتے رہتے ہیں قادیانی امت کو قرآنی آیات کے استعمال کا حق نہیں ہے یہ قادیانی صرف مسلمانوں کے جذبات بھڑکانے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے کرتے ہیں اس لئے یہاں کے مسلمانوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ قادیانیوں کی اس حرکت سے روکا جائے ورنہ کسی بھی وقت مسلمان کوئی کارروائی کر گذرے تو اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہو گی۔

دعائے صحت

میری اہلیہ عرصہ سے دل کی مریض ہیں قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ سے نوازیں۔ آمین

حافظ نور محمد الانور لاہور نمبر ۲۹

حکومت قادیانی سرگرمیوں کا سنجیدگی سے نوٹس لے

موضع کھریپہ میں قادیانی اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ مولانا اللہ ... قاسمی

مولانا محمد اللہ قاسمی جنرل سیکرٹری ختم نبوت سیالکوٹ کی پریس ریلیز کے مطابق تحصیل پسرور تھانہ ڈیارہ موضع کھریپہ میں گذشتہ روز پانچ قادیانیوں نے آتشیں اسلحہ سے لیس ہو کر اذانیں دیں، اس پر متعلقہ تھانہ نے ۵ قادیانیوں کے خلاف ۲۹۸ .C کے تحت مقدمہ درج کیا۔ ملزموں نے عبوری ضمانت کرالی، مدعی محمد حنیف نے ڈی۔سی سیالکوٹ کو درخواست دی ۲۹۵ سی کو ارڈ PL ۲ لاہور ۱۹۸۶ء کے تحت گستاخی رسالت کا مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ پسرور کی انتظامیہ کو درخواست بھیجی، اے ایم پسرور مسعود شارق انصاری نے مدعی کا موقف بحوالہ PL ۲ لاہور ۱۹۸۶ء کی وضاحت سنانے کے بعد ۲۹۵ سی لگائے گی ہدایت کی ۱۹۸۸۔۱۔۱۴ ایڈیشنل سیشن جج اقبال صدیقی کی عدالت میں قادیانی ضمانت کے لئے حاضر ہوئے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کی طرف سے ایڈوکیٹ نے عدالت ۲۹۵ سی پر بحث کی۔

مولانا حق نواز کی رہائی کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکندرپور تحصیل ہری پور ہزارہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت جناب قاضی خورشید احمد قاسمی صاحب خطیب جامع مسجد دار الفیوض سکندر پور نے کی اجلاس میں قائد اہلسنت اسیر عظمت ناموس صحابہ رضی اللہ عنہ جناب مولانا حق نواز پر حکومت کی طرف سے ظلم و تشدد پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے مولانا پر مزید تین ماہ کی گرفتاری کس جرم کی بنا پر کی اور آخر میں انہوں نے مولانا کو جلد از جلد رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔

دھنوٹ میں عالمی مجلس کا انتخاب

دھنوٹ میں عالمی مجلس کا انتخاب دوبارہ عمل میں لایا گیا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ کیا گیا سرپرست سید رفیق احمد شاہ بخاری کونسلر دھنوٹ امیر محمد اسلام شاکر قریشی ناظم اعلیٰ قاضی محمد عبدالمالک فاروقی ناظم تبلیغ حکیم حبیب الرحمٰن جٹ دسیا ناظم نشر و اشاعت اللہ دتہ انجم خازن غلام علی صاحب نمائندہ خصوصی محمد اسلم بھٹی۔

شبان ختم نبوت چنیوٹ کا اجلاس

شبان ختم نبوت چنیوٹ کا اجلاس زیر صدارت شاہد عبدالقدوس ایم ایس سی ہوا جس میں مختلف تنظیمی امور پر غور کیا گیا اور شبان ختم نبوت کی ترقی کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے مولانا اسلم قریشی کو جلد بازیاب کیا جائے، ربوہ کی دیواروں سے کلمہ طیبہ ہٹایا جائے قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کو فی الفور رہا کیا جائے۔

نامہ نگار حضرات توجہ فرمائیں

نئے سال کے لئے کارڈوں کی تجدید کی جارہی ہے اس لئے وہ تمام نامہ نگار حضرات جن کے کارڈ موجود ہیں وہ اپنا کارڈ بمعہ جوابی لفافہ کے ارسال کریں۔ تاکہ جلد از جلد کارڈ ارسال کر دیئے جائیں جن حضرات کے باوجود توجہ دلانے کے گذشتہ سال کارڈ نہیں حاصل کئے ان سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنی درخواست مع مکمل پتہ اور ولدیت و فوٹو ارسال کریں...... نئے خواہشمند ضلعی نامہ نگار کے توسط سے یا مقامی عالمی مجلس کے امیر یا ناظم اعلیٰ کی تصدیق سے اپنی درخواستیں ارسال کریں جوابی لفافہ ہمراہ آنا ضروری ہے۔

(ادارہ)

آزاد کشمیر کے نامور عالم دین اور ختم نبوت کی تحریک کے سالار مولانا عبدالعزیز رحلت فرما گئے

راولاکوٹ جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد عبدالخالق نے مولانا عبدالعزیز ؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے، انہوں نے کہا کہ مولانا عبدالعزیز ؒ ایشیا کی سب سے اعلیٰ درسگاہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہو کر آزاد کشمیر آئے اور یہاں پر آپ نے سیاسی، مذہبی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا آپ نے کشمیر سے ڈوگرہ راج کو ختم کرنے کے لئے قائدانہ کردار ادا کیا اور آپ خود مورچوں میں جا کر دشمن سے لڑتے رہے، مولانا عبدالعزیز ؒ نے دریا جہلم کو سخت سردیوں کے موسم میں کئی بار عبور کیا اور پاکستان سے اسلحہ لا کر کشمیر میں مجاہدین کو تقسیم کیا مولانا محمد عبدالخالق نے کہا کہ مولانا عبدالعزیز ؒ کی رحلت سے آزاد کشمیر اور پاکستان کے علماء میں ایک خلا پیدا ہوا ہے جس کو مدتوں تک پُر نہیں کیا جا سکے گا۔

درگاہ شریف امروٹ شریف میں عالمی مبلغ مولانا نذیر احمد بلوچ کی حاضری

حیدرآباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا نذیر احمد بلوچ اور مبلغ سندھ مولانا جمال اللہ الحسینی نے ۲۲ جنوری کو امروٹ شریف حاضری دی اور مجاہد اسلام حضرت مولانا پیر محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں منعقد ہونے والی تعزیتی کانفرنس میں خطاب کیا، مولانا نذیر احمد نے اپنے تعزیتی بیان میں حضرت امروٹی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا، تعزیتی کانفرنس میں پورے سندھ اور بلوچستان وغیرہ سے کم و بیش چالیس ہزار عقیدت مندوں نے شرکت کر کے حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

محکمہ انکم ٹیکس نے انکم ٹیکس کمشنر فیصل آباد کے خلاف اپیل دائر کردی

انسپکٹنگ اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹر دفتر ریجنل کمشنر انکم ٹیکس کی مولوی فقیر محمد کے نام یادداشت

(لاہور) (نامہ نگار) قادیانی تنظیم تحریک جدید کو انکم ٹیکس معاف کرنے پر محکمہ انکم ٹیکس نے انکم ٹیکس کمشنر اپیل فیصل آباد کے فیصلے کے خلاف انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل لاہور عدالت میں اپیل دائر کردی ہے اس امر کا انکشاف انسپکٹنگ اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹر دفتر ریجنل کمشنر انکم ٹیکس نادرن زون اسلام آباد نے ایک یادداشت کے ذریعہ سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولوی فقیر محمد کے نام ایک یادداشت میں کیا ہے محکمہ انکم ٹیکس نے اپنے مراسلہ میں کہا ہے کہ قادیانیوں کے دو اداروں صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور تحریک جدید کی گذشتہ سالوں کی آمدنی پر محکمہ انکم ٹیکس نے ٹیکس تجویز کیا تھا لیکن انکم ٹیکس کمشنر اپیل فیصل آباد نے قادیانی تنظیم تحریک جدید کے کیس میں فیصلہ دیا کہ اس کی آمدنی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ ۹۲-۹۳ کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دی جاتی ہے اس فیصلے کے خلاف محکمہ انکم ٹیکس نے انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل لاہور میں اپیل دائر کی ہے یہ کیس ٹریبونل کے زیر غور ہے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت جو ادارہ مذہبی یا خیراتی ہو پایا جاتا ہو گیا ہو وہ انکم ٹیکس آرڈیننس ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۹۲-۹۳ کے تحت انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے مولوی فقیر محمد نے ایک یادداشت کے ذریعہ ریجنل کمشنر انکم ٹیکس سے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانی جماعت ایک تخریب کار ٹولہ ہے اور اپنی آمدنی مسلمانوں کو قادیانی بنانے پر خرچ کرتی ہے اس لئے انکم ٹیکس معاف کرنے کا فیصلہ منسوخ کیا جائے اور متعلقہ کمشنر انکم ٹیکس کو ملازمت سے برطرف کیا جائے اس کے علاوہ قادیانی کمشنروں و اسسٹنٹ کمشنرز کو تبدیل کرکے کسی اور محکمہ میں لگایا جائے۔

بابا مجھورے خاں انتقال فرما گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے نائب صدر جناب بابا مجھورے خاں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا نذیر احمد خان نے ان کے گھر جاکر ان کے پسماندگان سے تعزیت کی۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں اور مبلغین حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اللہ وسایا، جناب عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا نذیر احمد خان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مرحوم کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے ان کی ختم نبوت کے سلسلے میں خدمات کو سراہا اور دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے

کروڑ لعل عیسن میں "ختم نبوت" ہفت روزہ

محمد یوسف رانا، محمد احسان رانا فاروق چوک سے حاصل کریں رسالہ گھر پہنچانے کا انتظام ہے۔

فون ۵۳

بھکر میں قادیانیوں کا منصوبہ ناکام ہوگیا

بھکر (نامہ نگار) پاکستان کے مختلف شہروں کی طرح یہاں بھی کچھ قادیانی ہیں جو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں گورنمنٹ ہائی سکول میں ایک قادیانی ٹیچر ہے مسلم بازار میں ان کا ایک جنرل اسٹور ہے جو آج کل قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مرکز ہے اور مسلمانوں کے خلاف [illegible] منصوبے یہیں تیار کئے جاتے ہیں چند قادیانیوں کی [illegible] ہیں ایک قادیانی بینک میں اور ایک [illegible] میں ملازم ہے۔ ان کی جرات دیکھئے کہ ان قادیانیوں نے محلہ [illegible] میں ایک قطعہ اراضی حاصل کرکے مسجد کی طرز پر اپنا مرزائی عبادت گاہ تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا تاکہ اس کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاسکے ان کا یہ اقدام اسلام اور آئین پاکستان کی صریحاً خلاف ورزی تھی وہاں کے غیور مسلمانوں کو ان کے اس خطرناک منصوبے کا علم ہوگیا وہاں کے مسلمان بزرگ راہنما اور عالم دین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کی قیادت میں اٹھ کھڑے ہوئے جناب حضرت مولانا موصوف نے قبل اس کے کہ حالات خطرناک رخ اختیار کرتے، انتظامیہ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا، انتظامیہ نے بروقت نوٹس لیتے ہوئے اس کی تعمیر رکوا دی ہے اور اس طرح بھکر شہر سے ایک خطرناک فتنہ فرو ہوگیا اہلیان بھکر کو چاہئے کہ وہ قادیانی ملازمین کا حقہ بند کردیں اور جو قادیانی دکاندار ہیں ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

ضلع رحیم یار خاں میں کانفرنسوں کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خاں کے مبلغ مولانا محمد احمد شجاع آبادی نے کہا ہے کہ عنقریب رجب المرجب میں پورے ضلع میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کے علاوہ ملک کے نامور خطیب خطاب کریں گے۔ یہ بات انہوں نے ضلع کے دورہ کی تکمیل کے بعد کہی۔

ہمارا فرض ہے کہ فتنہ قادیانیت کو کیفر کردار تک پہنچائیں

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ ملتان کے اجلاس سے مولانا عزیز الرحمن جالندھری کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی سرپرستی میں تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ طلبہ نے متفقہ طور پر تنظیم کے صدر جناب اختر حمید نائب صدر جناب احمد عثمان شاہد جنرل سیکرٹری امجد علی جالندھری جوائنٹ سیکرٹری جناب رانا شہباز حمید آفس سیکرٹری طاہر احمد ناظم تبلیغ عابد حسین اور سیکرٹری نشرواشاعت وفنانس محمد عامر خاں کو منتخب کیا۔ اس کے علاوہ ایک ایکشن کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں محمد اسلم بھٹی، محمد اجمل، نجم عالم خاں، اکبر آفتاب اور سعید احمد جالندھری شامل ہیں۔ اس موقعہ پر جناب مولانا عزیز الرحمن نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہم سب کا مذہبی فریضہ ہے کہ ختم نبوت کا پرچار اور فتنہ قادیانیت کو اس کے کیفر کردار تک پہنچائیں طلبہ نے یقین دہانی کروائی کہ وہ اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ تنظیم کے صدر جناب اختر حمید نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں قادیانیت ایک آستین کا سانپ ہے جو پاکستان میں رہ کر پاکستان کو ڈس رہا ہے انہوں نے مزید کہا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے وطن جسے ہم نے لاکھوں قربانیاں دے کر حاصل کیا اس کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے ہم قادیانی سازشوں کو بے نقاب کرتے رہیں گے۔ سیکرٹری نشرواشاعت وفنانس محمد عامر خان نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ تحفظ ختم نبوت کے لئے نہ صرف تعلیمی اداروں میں بلکہ ہر گلی کوچے میں اس تنظیم کے یونٹ قائم کریں گے تاکہ مسلمان اپنے بنیادی عقیدے ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت سے روشناس ہو سکیں اس سلسلے میں انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ہماری راہ میں رکاوٹ بننے کی بجائے ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

بہاولپور میں "ختم نبوت" کا تازہ پرچہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ قائم کریں۔
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی قصر ختم نبوت غلہ منڈی بہاول پور۔ فون 5679 PP۔

جلالپور پیروالا میں "ختم نبوت" کا تازہ پرچہ گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے، رابطہ کیلئے عبدالرحمان جامی محلہ نقشبندیہ جلالپور پیروالا۔

بقیہ: غلط پیشگوئیاں

باللہ مرزا قادیانی رفا کم بخش حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل وبرتر ہے نیز کلمہ طیبہ میں قادیانیوں کے نزدیک "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا قادیانی ہی ہے۔

مزید حوالہ جات طوالت کے خوف سے چھوڑ دیئے ہیں اگر ضرورت ہو تو مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی کتاب "کلمہ طیبہ کی توہین" شائع کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، مطالعہ کی جائے۔

یہ ہے قادیانیوں کا اصل عقیدہ ہے لیکن وہ عام مسلمانوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور اخبارات کے اشتہارات میں مرزا کو حضور صلی اللہ کا خادم اور امتی بتاتے ہیں۔ جاری ہے

بقیہ: امام ابوحنیفہ

فیض کیا اور اسی مسجد مبارک میں درس حدیث دیا حج کے سوا کبھی بھی مدینہ منورہ سے باہر نہیں گئے۔ ۱۷۹ھ کو مدینہ منورہ ہی میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے، موطا امام مالک آپ کی علمی یادگار ہے۔

امام شافعیؒ کا نام محمد بن ادریس ہے ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی زندگی مکہ مکرمہ میں گذری اس کے بعد مدینہ منورہ جاکر امام مالکؒ کی شاگردی اختیار کی، آپ نے فقہ شافعی کو ان ہی چار اصولوں پر مرتب فرمایا اور ایک کتاب "کتاب الامّ" کے نام سے سات جلدوں میں مرتب فرمائی مصر میں ۲۰۴ھ کو وفات پائی۔

امام احمد بن حنبل:۔ آپ کا نام احمد بن محمد بن حنبل تھا آپ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، احادیث جمع کرنے کے لئے دور دراز کا سفر کیا اور تقریباً ایک لاکھ احادیث یاد کیں جو کہ آپ کی مرتبہ کتاب "مسند احمد" میں محفوظ ہیں، آپ نے ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو وفات پائی۔

بقیہ: حیات طیبہ

سوموار بعمر ۶۳ سال ـ ۴ دن ـ

تدفین جسد اطہر: ۱۳، ۱۴ ربیع الاول ۱۱ھ ۸، ۹ اپریل ۶۳۲ء منگل، بدھ کی درمیانی شب ـ

(استفادہ حیات طیبہ)

یہ نبی کا آستاں ہے

یہ عجیب راستے ہیں، کوئی ہم سفر کہاں ہے
یہ ہے منزل محبت، یہ نبی کا آستاں ہے

یہ دیار مصطفیٰ ہے یہاں وقت رک گیا ہے
اسی در پہ روشنی ہے اسی چھاؤں میں اماں ہے

یہ مقام ہے ادب کا نہ اٹھا سکا ہوں پلکیں
جو چھلک گیا ہے آنسو وہ متاع قلب وجاں ہے

وہ حریم پاک ہے یہ جہاں رفعتیں جھکی ہیں
یہ وقار ہر دو عالم یہ جمال ہر زماں ہے

مرے جان ودل پہ طاری ہے وہ محویت کا عالم
کہ مرا سکوت شاکر، مرے دل کا ترجماں ہے

عبدالغنی شاکر ـــ میانوالی

خطوکتابت کرنیوالوں کی خدمت میں

بہت سے دوست احباب اور ہمارے قارئین دفتر ختم نبوت کراچی سے خط وکتابت کرتے وقت مختلف نام لفافہ پر لکھ دیتے ہیں جس سے یہ جاننے میں دشواری پیش آتی ہے کہ کون سا خط ذاتی ہے اور کون سا دفتری ہے۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ خط وکتابت کرتے وقت درج ذیل ہدایات کے مطابق لفافہ پر تحریر فرمادیں۔

- مضامین، خبریں، اور خطوط برائے ہفت روزہ ..... بنام "ایڈیٹر"
- دینی مسائل کے لیے ________ "آپ کے مسائل"
- پرچے کی خریداری، ایجنسی، اشتہارات کے لیے ___ "سرکولیشن"
- بچوں کے صفحات کے لیے ________ "نونہالان"
- جماعتی امور کے لیے ________ "ناظم اعلیٰ"

تحریر کریں: براہ کرم لفافہ پر ذاتی نام نہ لکھا کریں۔

ذاتی خطوط کے لفافہ پر "ذاتی" لفظ ضرور لکھیں تاکہ ڈاک کا نظم صحیح رہے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا: ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختمِ نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی ـــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر جو امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما، ۲ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی۔ فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

شیخ کلیسا نواز

از حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

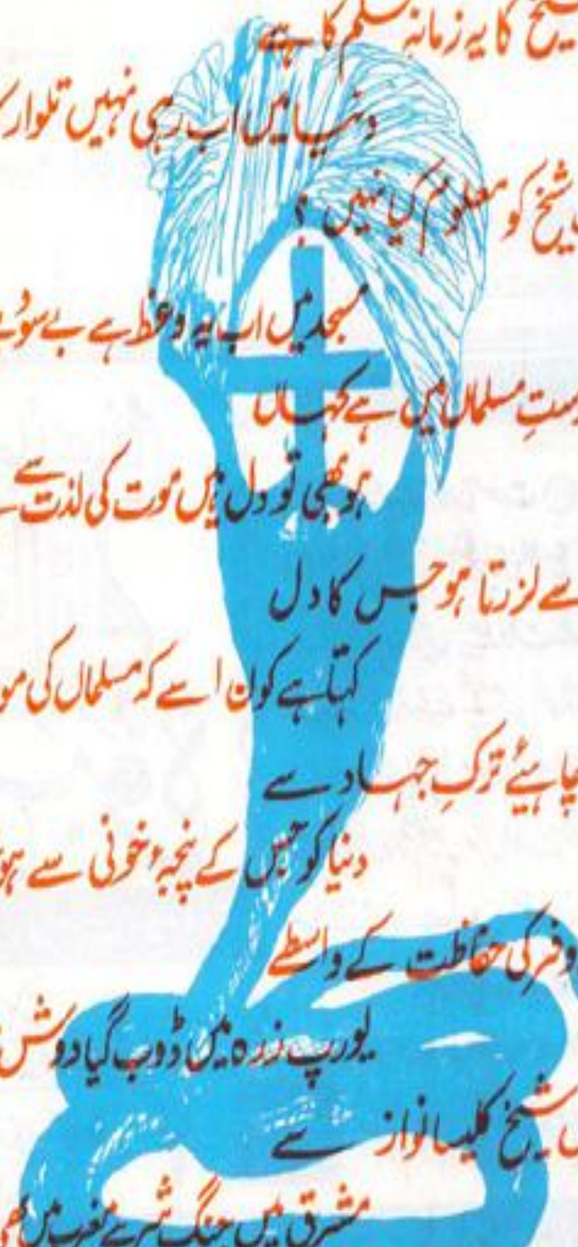

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سُود بے اثر
تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر
کافر کی موت سے لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر
تعلیم اس کو چاہیئے ترکِ جہاد سے
دنیا کو جس کے پنجہ وخونی سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگذر